صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 17 جولائی 2020ء بمطابق 25 ذیقعد 1441 ہجری سہ پہر تین بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ ٱلشَّيۡطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

كُلُّ نَفۡسٖ ذَآئِقَةُ ٱلۡمَوۡتِۗ وَإِنَّمَا تُوَفَّوۡنَ أُجُورَكُمۡ يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِۖ فَمَن زُحۡزِحَ عَنِ ٱلنَّارِ وَأُدۡخِلَ ٱلۡجَنَّةَ فَقَدۡ فَازَۗ وَمَا ٱلۡحَيَوٰةُ ٱلدُّنۡيَآ إِلَّا مَتَٰعُ ٱلۡغُرُورِO لَتُبۡلَوُنَّ فِيٓ أَمۡوَٰلِكُمۡ وَأَنفُسِكُمۡ وَلَتَسۡمَعُنَّ مِنَ ٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلۡكِتَٰبَ مِن قَبۡلِكُمۡ وَمِنَ ٱلَّذِينَ أَشۡرَكُوٓاْ أَذٗى كَثِيرٗاۚ وَإِن تَصۡبِرُواْ وَتَتَّقُواْ فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنۡ عَزۡمِ ٱلۡأُمُورِ۔

(ترجمہ): ہر متنفس کو موت کا مزا چکھنا ہے اور تم کو قیامت کے دن تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلا دیا جائے گا۔ تو جو شخص آتش جہنم سے دور رکھا گیا اور بہشت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچ گیا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کا سامان ہے۔(اے اہل ایمان) تمہارے مال و جان میں تمہاری آزمائش کی جائے گی۔ اور تم اہل کتاب سے اور ان لوگوں سے جو مشرک ہیں بہت سی ایذا کی باتیں سنو گے۔ اور تو اگر صبر اور پرہیزگاری کرتے رہو گے تو یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔۔ و آخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن آور، سوال نمبر 6198، جناب میر کلام خان صاحب۔

* 6198 _ جناب میر کلام خان: کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان صاحب نے شمالی وزیرستان کے دورے کے موقع پر میڈیکل کالج اوریونیورسٹی کے جواعلانات کئے تھے اس پر عملدرآمد کب ہوگااور اب تک کتنی پیش رفت ہوچکی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت): (الف) اس سلسلے میں عرض ہے کہ مذکورہ سکیم وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان صاحب کی ہدایت کی روشنی میں Accelerated Implementation Program 2019-20 میں شامل کی گئی تھی اور باقاعدہ طور پر PDWP forum کو مورخہ 18 فروری 2020ء کو بطور فیزیبلیٹی سٹڈی کیلئے پیش کی گئی لیکن PDWP forum نے اس سکیم کو خارج کر دیا کہ پہلے آپ اسے Self-contained note case بناکر کیبنٹ سے منظوری لے لیں اور پھر اسے فزیبلیٹی سٹڈی کیلئے PDWP forum میں پیش کریں، لہذااس سلسلہ میں محکمہ صحت نے مورخہ 2 مارچ 2020 کو وائس چانسلر خیبر میڈیکل یونیورسٹی کو خط لکھاکہ آپ ڈیٹیل فراہم کریں، وائس چانسلر نے اس کیلئے مورخہ 11 مئی 2020ء کو باقاعدہ ایک ٹیکنیکل کمیٹی بنائی اور ساتھ ہی ساتھ مورخہ 29 جون 2020ء کو محکمہ صحت کو خط لکھاکہ آپ فنانس ڈیپارٹمنٹ کو ہدایت دیں کہ وہ ہمیں فوری طور پر ٹیکنیکل کمیٹی کیلئے 45 لاکھ روپے ریلیز کرے تاکہ ہم ان تینوں کالجوں بشمول میڈیکل کالج شمالی وزیرستان کی فیزیبلیٹی سٹڈی تیار کرسکیں، جس پر کارروائی جاری ہے۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو، جناب سپیکر! میرا کوئسچن صحت کے حوالے سے ہے جس کا مجھے تفصیل سے جواب دے دیا گیاہے لیکن اس میں کہا گیاہے کہ شمالی وزیرستان کیلئے ہم نے تقریباً چار کروڑ تیس لاکھ روپے کا طبی اور حفاظتی سامان فراہم کیاہے، توجناب سپیکر! مجھے پوچھنا صرف یہ تھاکہ اس میں کورونا وباء کی صورت میں ہر ڈسٹرکٹ کو وینٹی لیٹرز کی انتہائی ضرورت ہے، تو مجھے پوچھنا یہ تھاکہ اس میں وینٹی لیٹرز کتنے خریدے گئے ہیں؟ جناب سپیکر، تھینک یو۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister to respond.

جناب نثار احمد: جناب سپیکر صاحب! زما یوہ سپلیمنٹری کوئسچن دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: هم په د یکښې سپلمینټری د ے ؟ جی نثار خان،آپ کا مائیک،آپ کی سیٹ کہاں پر ہے؟اپنی سیٹ پہ جائیں،ان کا مائیک آن کریں،نثار صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب نثار احمد: جناب سپیکر صاحب! د موقعې را کولو ډیره مننه، د Covid-19 په حواله باندې زما هم دا تحفظات دی چې زمونږه په ضلع مومند کښې دا وینټی لیټر چې کوم مونږه ته راغلی دی نو په هغې کښې یو وینټی لیټر راغلے دے چې هغه زمونږ په ډی ایچ کیو کښې پروت دے او په هغې باندې آپریټر نشته، بل طرف ته زما په ډی ایچ کیو کښې ډیجټل ایکسرا نشته، نور په هغې کښې جنریټر نشته، بجلی پکښې نشته، د بجلی صورتحال خراب دے او د دې سره چې مونږه دا دعویٰ کوؤ چې زمونږه دومره 24 اربه روپۍ دوئ ویستلی دی او زما د ډی ایچ کیو هسپتال ته چې هر مریض هلته کښې راشی نو هغه ته وائی چې ریفر ټو پشاور نو هغه چې پشاور ته رائی نو زما چې درې ایمبولنسې وی، زما نه هغه درې ایمبولنسې زما د ضلعې نه اوچتې شوی دی او هغه د صحت محکمې چې هر چرته وړی دی، بل خوا ته ئے وړی دی نو لهذا دغه زما کوئسچن دے چې د دې جواب راته ملاؤ شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،وقار خان صاحب۔

جناب وقار احمد خان: شکریه۔ جناب سپیکر صاحب! د Covid 19 په حواله په تحصیل کبل سیدو هپستال کښې د اکسیجن پلانټ نشته او د اکسیجنونه هلته کښې چې سلینډر وی نو هغه خلق په اوږو د بازار نه رااوړې نو زما د منسټر صاحب نه دا ریکویسټ دے او دا مو ورته سوال دے چې یره په دې حواله باندې هغوی Further دغه پلانټ کړے دے، د ایکسجن پلانټ د پاره، د سوات د پاره ئے کړے دے که نه ئے دے کړے؟

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond. Concerned Minister, to respond.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! میں بھی وینٹی لیٹرز کے حوالے سے بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم،اس پر تین بندوں نے بات کرلی ہے۔ تیمور خان! مه کوه چې دغه هم خبره کوی، د نگہت اورکزئی خبره هم واؤره۔ جی میډم نگہت اورکزئی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: Thank you جناب سپیکر۔ ابھی میر کلام خان اور میرے بھائی نثار نے بات کی ہے وینٹی لیٹرز کے بارے میں، میں بھی اسی کے بارے میں، جناب سپیکر صاحب، اس پر میں ایک قرارداد آپ کے ساتھ چار پانچ دن ہوگئے ہیں کہ ڈسکس کر رہی ہوں، بار بار ڈسکس کر رہی ہوں کہ وینٹی لیٹرز تمام جگہوں پر کہیں پر موجود ہیں، کہیں پر موجود نہیں ہیں، تو جہاں پر نہیں ہیں وہاں کیلئے لئے جائیں لیکن وینٹی لیٹرز کا استعمال جو ہے، میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ میری اس قرارداد کا متن بھی یہی ہے کہ وینٹی لیٹر کو چلانے والا جو Anti-secure (the person expert in operating ventilator) کا جو ادارہ ہے وہ یہاں پر نہیں ہے، پہلے دو تھے، ایک مرد تھا اور ایک عورت تھی جو اس کو چلا رہے تھے، اس کو چلانے کیلئے باقاعدہ چار سال کا کورس کرنا پڑتا ہے۔ جناب سپیکر! میں اس قرارداد کی بات کرنا چاہتی ہوں کہ میں قرارداد اس پر لیکر آئی تھی کہ آپ دوسرے صوبے سے Anti-secures کو لیکر آئیں تاکہ وہ وینٹی لیٹر جو ہے تو جب بھی کوئی مریض وینٹی لیٹر پہ جاتا ہے تو وہ مر جاتا ہے کیونکہ اس کی آکسیجن کو جب وہ سلینڈر سے ہٹاتے ہیں تو اس کے پھیپھڑے ادھر ہی Collapse کر جاتے ہیں اور اس کے بعد مریض مر جاتا ہے۔ جناب سپیکر، ہمارے پاس جو دوسری عورت تھی وہ Anti-secure کی ماہر تھی اور وہ ایک نجی شعبے میں چلی گئی ہے، میں آپ کی وساطت سے یہ درخواست کرنا چاہتی ہوں کہ آپ دوسرے صوبوں سے مہنگی تنخواہوں پر انہیں لیکر آئیں اور اپنے لوگوں کو اس میں Adjust کریں تاکہ ان کو تربیت بھی مل سکے اور ہمارے ہاں جو وینٹی لیٹرز کو چلانے کا طریقہ ہے اس کی ان کو تربیت بھی مل جائے گی اور دوسری بات یہ ہے کہ اس سے مریضوں کی جان کو جو خطرہ ہے، باقی زندگی تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہی زندگی لیتا ہے، وہی زندگی دیتا ہے لیکن ہمیں اپنی طرف سے احتیاط کرنی چاہیئے تاکہ وینٹی لیٹر پہ جا کر بے احتیاتی کی وجہ سے کوئی مر نہ سکے۔ Thank you۔ جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صلاح الدین صاحب، صلاح الدین صاحب۔

Mr.Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker Sir! I have the same or relevant issue, BHU Mashukhel, which is my constituency and that BHU had been burned down and fully destroyed as a result of a rumour that had spread last year, regarding polio vaccination and then the people of the area, include with my help and assistance, on self finance basis reconstruct that BHU, but it is still not functional. What I am asking is that would honourable Minister be pleased to tell that when it will be made fully functional including provision of all relevant equipments and the staff please.

Mr. Deputy Speaker: Taimur Saleem Khan.

Mr.Taimur Saleem Khan (Minister for Finance & Health): Mr. Speaker Sir, I would first like to respond to the honourable MPA, Salahuddin, simply to say, that just appeared to me that the question he was asking as he would know very well is not very related to the primary question and I am sure he would agree with, that, if he likes, he can certainly actually put this question in writing and we can give him a reply in writing but my office is open in fact he came to see me a couple of days ago and he is welcome to see me any time because to reach our health facilities is important. But certainly because the topic at hand was covid and the critical care I don't think the construction of a BHU is going to make any specific impact on that particular topic. So I just think that we should keep our questions as his colleagues Mr.Khushdil would agree that we should strict to the rules and norms of the Assembly while conducting these questions and answers sessions.

جناب سپیکر! میر کلام صاحب کا جو سوال تھا، اس کا جواب تو ان کو دیا ہوا ہے، وہ یہ تھا کہ شمالی وزیرستان کو جو فنڈز دیئے گئے تھے، فگرز جو ہیں وہ سامنے ہیں، اس میں ایک چیز کی میں وضاحت ضرور کروں گا کہ یہ سارے کو سکیمز جو ہیں ان کو Lump کر کے ایک جنرل، I think کہ یہ ضروری چیز ہے کہ یہاں پر کورونا وائرس کے لحاظ سے ہر ضلع کو ایک جیسے فنڈز تو نہیں دیئے جا سکتے کیونکہ فنڈز ہم نے وہاں پر اس مقدار سے دینے ہوتے ہیں جس Intensity سے وہاں پر کورونا وائرس کے کیسز ہوں، پہلی چیز تو یہ ہے تو اگر کسی ضلع کو زیادہ ملے ہیں، کسی کو کم ملے ہیں تو اس کی دو وجوہات ہیں، پہلی چیز تو یہ ہے کہ اگر آپ دیکھیں گے چونکہ یہ ایک ایسا وائرس ہے، ایسی وباء ہے جس کا علاج زیادہ تر Tertiary hospitals میں ہوتا ہے تو زیادہ لوڈ جو ہے وہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہاسپیٹل پہ ہے، پھر اس کے بعد ڈی ایچ کیوز میں جتنا وہ ضلع زیادہ ڈویلپ ہے اتنے ہی وہاں پر کیسز زیادہ ہسپتالوں میں لائے جا سکتے ہیں اور وہ جو Eco system ہے وہ ابھی نہیں بنا، ستر سال لگے ہیں اس کو بنانے میں، اس کی میں مثال دیتا ہوں کہ جناب سپیکر، آپ کو پتہ ہے خود آپ کا تعلق بھی پشاور سے ہے اور پشاور میں زیادہ اموات رپورٹ ہوئیں لیکن اگر آپ دیکھیں تو پشاور میں تقریباً 1/3 جو کیسز یہاں پہ تین ہسپتالوں میں آئے وہ پورے خیبر پختونخوا سے آئے، تو Obviously چونکہ بڑے ہسپتال ہیں اور وہاں پہ ڈاکٹرز کی Availability زیادہ ہے تو اس کی مناسبت سے ان ہسپتالوں پہ Efforts کرنا پڑے گی، کیونکہ یہ پورے صوبے کیلئے ہیں، صرف پشاور کیلئے نہیں ہیں

لیکن اس کے ساتھ جوان کا سوال ہے اور جو Similarly لوگوں نے اپنے ڈسٹرکٹس کی Facilities پہ بات کی ہے تو پہلی چیز تو یہ ہے کہ اگر ہم وینٹی لیٹرز پہ بات کریں تو سب سے زیادہ خوشی کی بات تو یہ ہے کہ پچھلے مہینے میں ہمارے ہاسپٹلز پہ بوجھ اور Critical care پہ بوجھ اور وینٹی لیٹرز پہ بوجھ تقریباً 45 پرسنٹ کم ہوگیا ہے تو ایک وقت میں تقریباً ہاسپٹلز کی Eighty five percent capacity utilized ہو رہی تھی اور ہم نے یہ Capacity ڈبل کر دی، Actually اس پہ رش کم ہوا ہے، جو پرائم منسٹر صاحب کی سمارٹ لاک ڈاؤن کی پالیسی تھی اور جو لوگوں نے ہمارے ساتھ تعاون کیا اور اس کی وجہ سے ہسپتالوں پہ خاطر خواہ جو رش تھا وہ کم ہوا ہے، ہمارے لوگ بہتر ریسپانڈ کر رہے ہیں، ماشاء اللہ ڈاکٹرز اور میڈیکل سٹاف سیکھ کر ٹریٹمنٹ بہتر کر رہے ہیں، تو پہلی چیز تو یہ ہے اور اس میں میں یہ کہوں گا کہ ہماری یہ کوشش ہے کہ یہ جسے ایک Second surge کہتے ہیں کہ اگر دوبارہ سے یہ وباء اگر اٹھ جائے تو اس کیلئے ہم Capacity مزید بڑھائیں لانگ ٹرم پہ بھی میں ایک دومنٹ بات کرتا ہوں لیکن اس سے پہلے Short Term پہ ہم وہاں ہی پہ بڑھا سکتے ہیں جہاں پر Facilities ready ہیں اور Opportunity ہے اور سب سے زیادہ رش جو ہے وہ پشاور پہ تھا، پورے صوبے سے تھا تو ہم نے Around the Peshawar جو وویمن اینڈ چلڈرن ہسپتال چارسدہ تھا اس کو ایک Surge capacity centre بنایا، وہاں پہ ساٹھ بیڈز جو ہمارا ایک Herpetology centre تھا نشترآباد میں ،اس کو شارٹ ٹرم کیلئے ساٹھ بیڈ کا ایک Surge capacity centre بنایا اور اس کے علاوہ جو Peshawar Institute of Cardiology ہے، اس کا ایک حصہ ابھی تیار ہے، وہاں پہ 50 بیڈز کا Critical Care Centre آئے گا کیونکہ جیسے ایم پی اے نگہت اورکزئی نے بھی، آنریبل ایم پی اے نگہت اورکزئی نے بھی کہا ہے کہ ہمیں صرف بیڈز کی اور وینٹی لیٹرز کی ضرورت نہیں ہے کوالیفائیڈ سٹاف کی ضرورت ہے اور وہ ہر بی ایچ یو اور ہر آر ایچ سی میں نہیں آسکتے تو اسی طرح صرف پشاور میں ہی نہیں ہم نے بنوں میں بھی Capacity بڑھائی ہے اور ڈی آئی خان میں بھی Capacity بڑھائی ہے، صوابی میں بھی Capacity بڑھائی ہے اور سوات میں بھی Capacity بڑھائی ہے، یہ میں سارے کیمپس کی بات کر رہا ہوں، ایبٹ آباد میں بھی Capacity بڑھائی ہے، مردان میں بھی Capacity بڑھائی ہوئی ہے، نوشہرہ میں بھی بڑھائی ہوئی ہے اور ان سب ہسپتالوں کو انسٹرکشنز دی ہیں کہ آپ اپنی Critical Care کی Capacity یعنی وینٹی لیٹرز اور ایچ ڈی یو، وہ دس پرسنٹ سے بیس پرسنٹ Capacity تک بڑھائیں،

حالانکہ کیسز کم ہو رہے ہیں، اس کے ساتھ ہی ہمارا خیال ہے کہ ان شاء اللہ اگست کے End تک ہماری Critical Care Capacity تقریباً ایک ہزار آٹھ سو بیڈز تک چلی جائے گی، یہ سارا میں نے آپ کو یہاں MTIs یا وہ بڑے Tertiary Teaching Hospitals کا بتایا ہے، اب اس میں اگر ہم اس پر آتے ہیں کہ آیا ایسے ہسپتال ہیں یا ایسے ڈسٹرکٹس ہیں کہ جہاں پر سٹاف کی یا Equipments کی مزید ضرورت ہے، آکسیجن کی بات ہوئی، آکسیجن کا ایک وقت میں پورے ملک میں شارٹ فال آیا تھا، ابھی ہمارے ہسپتالوں میں میری انفارمیشن کے مطابق کہیں Specifically نہیں ہے اور اس میں رش بھی کم ہو گیا ہے اور لوگ بھی، اگر کہیں ہے تو مجھے ضرور بتادیں تاکہ وہاں پر ہم، ماشاء اللہ، اللہ کا شکر ہے کہ آج پشاور میں کوئی آدمی فوت نہیں ہوا، پچھلے دو تین دن ہمارے Lowest death rates رہے ہیں Since early April اور ماشاء اللہ اللہ کرے پورا پاکستان Recover کرے لیکن اگر آپ مئی کے بعد کا ڈیٹا دیکھیں، ہمارے پورے پاکستان میں جو تین بڑے صوبے ہیں، ان سب میں سب سے کم Death rates ہمارے آئے ہیں۔ جناب سپیکر! جو نگہت بی بی نے Anaesthetist کی بات کی ہے، ہمارے پاس ایسے سپیشلسٹس ہیں، ٹیکنیشنز کی بھی، ڈاکٹرز کی بھی جہاں پر کمی ہے وہاں پر ہم ابھی اس موقع سے فائدہ اٹھا رہے ہیں کہ ہم جلدی سے کام کریں، اس میں جو ان کی Suggestion ہے ڈاکٹر کی تو MTI کو تو Already یہ کہا ہے کہ وہ جہاں سے بھی، کیونکہ وہ One-line budget جاتا ہے۔ وہ جہاں بھی مارکیٹ سے اگر اٹھانا چاہتے ہیں تو وہ اٹھا سکتے ہیں، Obviously پوری مارکیٹ میں Shortage ہے لیکن اس کے ساتھ ہم یہ بھی کوشش کر رہے ہیں کیونکہ میں نے ابھی تک صرف بڑے MTIs اور جو ٹیچنگ ہاسپیٹلز ہیں ان کی بات کی ہے اور میں نے ابھی پیر اور منگل کو سدرن ڈسٹرکٹس سے شروع کیا تھا، بنوں، لکی اور ڈی آئی خان، ہم ابھی اسی طرح کی انویسٹمنٹ اپنے سارے ڈی ایچ کیوز اور ٹی ایچ کیوز پر بھی کریں گے، کوشش کریں گے کہ وہاں پر جلد سے جلد Emergency basis پر ICUs functional ہوں، جو سٹاف کی کمی ہے اس کیلئے کوئی Walk-in interview کا پراسیس لائیں تاکہ شارٹ ٹرم میں سٹاف آسکے، ہم دو سال انتظار نہیں کر سکتے اور اس کے ساتھ جو Equipment کی جو بھی کمی ہے، جو کووڈ فنڈ تھا اس کو استعمال کریں، تو یہ تیاری جاری ہے، ایک دو مہینے Obviously اس کو In place لگانے میں لگیں گے لیکن میری کمٹمنٹ ہے کہ تمام اضلاع میں ہم Investment کریں گے اور خامیوں کو دور کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میر کلام خان! تاسو Satisfied یئ او کہ نہ؟

جناب میر کلام خان: Thank you جناب سپیکر، میری صرف ایک ریکویسٹ ہو گی منسٹر صاحب سے کہ ہمارا ڈی ایچ کیو نارتھ وزیرستان کا، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میرانشاہ جو ہے اس میں بجلی کا سسٹم نہیں ہے، جناب سپیکر! اگر وہ اپنے نوٹس میں لے لیں، باقی میں کوئسچن کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر! میں بھی اس حوالے سے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پکار تاسو لہ مخکښې وو چې ریسپانډ مو ورکړې وو، دا Cross talk جوړ شی کنه، ستاسو خبرو کښې کراس کوئسچن د هغوی وو جی۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب! زہ هم کوئسچن کول غواړم کنه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه، چې کوئسچن کوئ نو پکار تاسو لہ وو چې څه ټائم آنریبل ممبر ولاړ وو، هغه ټائم کښې تاسو لہ کوئسچن پکار وو کنه جی، ریسپانډ پرې اوکړئ، نه جی مطلب داسې به نه کوئ، کوئسچن نمبر 6197 جناب میر کلام صاحب۔

* 6197 _ جناب میر کلام خان: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ کورونا کی مد میں شمالی وزیرستان کو کتنا فنڈ دیا گیا ہے، اس کے خرچ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت): اس سلسلے میں عرض ہے کہ حکومت خیبر پختونخوا نے کورونا کی مد میں شمالی وزیرستان کو مبلغ دو کروڑ روپے ریلیز کئے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) کل اجراء شدہ رقم: 2 کروڑ روپے۔

(2) کل خرچ شدہ رقم: 60 لاکھ 75 ہزار 452 روپے

خرچ شدہ رقم کی تفصیل:

(الف) کورونا/قرنطینہ کے مریضوں کی خوراک پر خرچہ: 27 لاکھ 57 ہزار 962 روپے۔

(ب) قرنطینہ مراکز پر خرچہ: 3 لاکھ 7 ہزار 500 روپے۔

(پ) متفرق خرچہ: 30 لاکھ 9 ہزار 990 روپے۔

(ج) باقی بچی ہوئی رقم: ایک کروڑ 39 لاکھ 24 ہزار 548 روپے۔

جناب میر کلام خان: Thank youجناب سپیکر، یہ جو مجھے جواب دیا گیا ہے میں اس سے بالکل میں مطمئن ہوں لیکن جناب سپیکر، میری ایک ریکویسٹ ہو گی کہ یہ جتنے ڈیپارٹمنٹس ہیں، ان پر ہم جو کوسچن جمع کراتے ہیں تو میرا کوسچن یہاں پر لکھا ہوا ہے کہ وزیر اعظم پاکستان عمران خان صاحب نے شمالی وزیرستان کے دورے کے موقع پر میڈیکل کالج اور یونیورسٹی کے جو اعلانات کئے تھے تو یہاں پر میڈیکل کالج کا تو یہاں پر جواب دیا گیا ہے اور میڈیکل کالج کا تو ذکر بھی آیا ہے لیکن اس میں یونیورسٹی کا وہ جو لفظ ہے ،اس کو بالکل ڈیپارٹمنٹ والوں نے اس سے ختم کر دیا ہے۔ جناب سپیکر، میری ریکویسٹ یہ ہو گی کہ اگر ڈیپارٹمنٹس کو ڈائریکشن دی جائے کہ جس طرح ہم کوسچن پوچھتے ہیں اسی طرح ان کا جواب دے دیں۔ اس میں یہ یونیورسٹی اور میڈیکل کالج، دو چیزوں کا میں نے پوچھا ہے، ایک ہی دن پہ وزیر اعظم صاحب نے اعلان کیا تھا تو اس حوالے سے، میڈیکل کالج کے حوالے سے تو انہوں نے جواب لکھا ہے لیکن یونیورسٹی کا لفظ اس سے بالکل ختم کر کے رکھا ہے۔ دوسری بات یہ ہو گی کہ اس میں وہ جو خطوط لکھے کہ ان کو خط لکھا ہے، یہ کمیٹی بنائی ہے، اگر وہ لیٹر بھی اس کے جواب کے ساتھ Attach کر دیں تو بہتر ہو گا، جناب سپیکر صاحب۔Thank you۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نثار احمد خان صاحب۔

جناب نثار احمد: شکریه. د یونیورسټۍ په حواله باندې زما هم دا کوئسچن دے چې کله زمونږه انضمام اوشو نو مونږ سره په هغې کښې دا وعده هم شوې وه او ډیرېخائسته خائسته شنه شنه باغونه ئې راته خودلي وو خو تر نن پورې زما په ضلع کښې یو د جینکو ډګرې کالج دے او یو د هلکانو، دوه د هلکانو ډګرې کالجز دي، دغه شان ضلع مومند ته هم د یونیورسټۍ ضرورت دے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو جي د ایجوکیشن خبره کوئ، دا د هیلتھ خبره ده جي، تاسو ئے اوګورئ۔

جناب نثار احمد: نه جي، دا د هیلتھ خبره نه وه جي، دا د یونیورسټۍ خبر وه، د ایجوکیشن په حواله باندې-----

جناب ڈپٹی سپیکر: د وزیر صحت صاحب کوئسچن اوګورئ، هیلتھ دے جي۔

جناب نثار احمد: کوئسچن هغوی سره Related د یونیورسټۍ وو جي۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا د هیلتھ دے کنه، د هیلتھ خبره کوی، دا کوئسچن زوړ دے، گوره سوال نمبر 6197 دے، د هیلتھ دے، د هیلتھ خبره ده۔ جی منور خان صاحب۔

جناب منور خان: Thank you، جناب سپیکر۔جناب سپیکر! یہاں پر تو وہ ایم پی اے ہے یا منسٹر ہے، وہ بیٹھا نہیں ہے لیکن آج سوشل میڈیا پر جو بات ہوئی ہے اور منسٹر ہشام خان نے چیف منسٹر کو Application دی ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منور خان صاحب! آپ کا اس پر ضمنی کوئسچن ہے،اس پر ضمنی کوئسچن ہے؟

جناب منور خان: نہیں کوئسچن نہیں ہے،سر! میں یہ عام۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، وہ پھر بعد میں کریں، کوئسچنز آنسرز ہو جائیں تو اس کے بعد میں آپ کو موقع دوں گا۔

جناب منور خان: نہیں کوئسچن نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے بعد، پھر اس کے بعد میں آپ کو موقع دے دیتا ہوں، ابھی کوئسچنز چل رہے ہیں، جی۔ تیمور جھگڑا صاحب، ریسپانڈ پلیز۔

جناب تیمور سلیم خان(وزیر خزانہ وصحت): جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب! ستاسو څه خبره وه جی؟

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب! زما به دا ریکویسټ وی چې د مومند نه ممبر پاڅی، اوس د میډیکل کالج خبره ده او د یونیورسټئ خبره ده، بل ممبر که پاڅی نو د میډیکل کالج او د یونیورسټئ خبره ده او ستاسو روزانه دا ممبران داسې کوی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه نه، جناب بابک صاحب! یو منټ جی، یو منټ، بابک صاحب! تاسو زما نه سینئر یئ، تاسو زما نه سینئر پالیټیشن یئ، زما نه به ذیات پوهیږئ خو رولز به فالو کوؤ جی، دا د خر په ځائے کولال نه شئ داغلې، تاسو نه جی، دا په هیلتھ سوال دے (شور) نه داسې نه کیږی جی، په داسې (شور) داسې نه کیږی جی، دا هیلتھ گورئ جی، د هیلتھ سوال دے، د هیلتھ باره کښې خبره کوئ جی، خو چې هیلتھ کښې ته ایجوکیشن راولې نو دا کومه خبره ده جی،

هیلتھ کبنې به د ایجوکیشن خبره نه کوئ جی ، هیلتھ کبنې به هیلتھ خبره کوئ او ایجوکیشن کبنې به د ایجوکیشن خبره کوئ چې کوم Related question دے ، دا سپلیمینټری دے ، تاسو ته پخپله رولز معلوم دی ، د هیلتھ باره کبنې خبره ده۔

(شور)

جناب سردار حسین: زه جی ، دا ریکویسټ کوم۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: زه دا ریکویسټ کوم چې دا یو ډیر تلخ ماحول نه مونږ رااوتو ، اوس هغه که د یونیورسټئ خبره کیږی نو دا د تعلیم خبره نه ده؟ که د میډیکل کالج خبره کیږی نو دا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب!

جناب سردار حسین: یو منټ، یو ممبر خبره اوکړه نو څه چل اوشو؟ نو چې ته مونږ داسې Snub کوې نو بیا ما دې ته تیاروې وی چې زه دې ځائې کبنې اودریږم ، ته ما دې ته تیاروې وی چې زه دا پانړه اوشلوم۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رولز ستا د پاره او زما د پاره یو دی ، یو منټ ، رولز ستا د پاره بابک صاحب! رولز۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! داسې نه ده کنه ، زه دا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه نه ، یو منټ ، زه به رولز فالو کوم ، زه به رولز فالو کوم ، چې څه په رولز کبنې وی ، دلته خو خوشدل خان اودریږی ، وائی دا رولز دی کنه نو زه هم هغه څه فالو کوم چې څه راته رولز وائی ، ماته رولز چې څه وائی ، زه به رولز فالو کوم۔ تیمور جھگڑا صاحب!

(شور)

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت): جناب سپیکر! بالکل ہم یہاں پر ہیں ، سر! جو یونیورسٹی ، دو منٹ ، سر ، اگر ، دو منٹ ، بالکل ہم یہاں پر ہیں۔ جناب سپیکر! صرف گورنمنٹ کی ہی نہیں اپوزیشن کی Complaints کی Correction ، ان کی Suggestions سننے کیلئے ، میرے خیال میں جو آپ کا مطلب تھا ، جیسے آپ نے کہا ، چونکہ وہ تیاری ڈیپارٹمنٹ سے ہوتی ہے ، میر کلام صاحب کو بھی میں یہی

کہوں گا، یہ سوال ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے پاس آیا ہے اور چونکہ اس میں میڈیکل کالج کے ساتھ ایک جنرل یونیورسٹی Club کی گئی تھی تو Obviously ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو نہیں پتہ تھا، انہوں نے میڈیکل کالج کے لحاظ سے اس کا جواب دیا ہے اور جیسے جناب سپیکر نے کہا، ماحول کو اچھا رکھتے ہوئے تا کہ Discussion concrete ہو، ضروری ہے کہ سوال کے ساتھ جواب ہو تو اس میں کوئی نہیں، ورنہ ہم ہائر ایجوکیشن ایڈوائزر کو کہہ دیتے کہ وہ بھی اپنے کمنٹس دے دیں گے لیکن پھر تھوڑا سا Free for all ہو جائے گا کیونکہ ہر ٹاپک میں کوئی اور آئے گا، جیسے آپ نے بالکل صحیح کہا ہے تو میرے خیال میں کوئی بھی یہاں پر ماحول کو جو ماشاء اللہ اتنا اچھا بنا ہے، خراب کرنے کی کوشش نہیں کر رہا، میر کلام صاحب نے ایک بڑی اچھی Suggestion دی بلکہ انہوں نے کہا کہ وہ لیٹر کی کاپی ہونی چاہیئے تھی، بالکل ہونی چاہیئے تھی، میں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو بھی انسٹرکٹ کرتا ہوں اور ایک جنرل انسٹرکشن بھی کرتا ہوں کہ اس ٹائپ کی جو Supporting documentation ہے، وہ ضرور دیا کریں اور پلیز ابھی آنریبل ایم پی اے کو اس لیٹر کی کاپی پہنچائیں۔ دوسری جو بات تھی، وہ میں یونیورسٹی پر اس لئے نہیں، Qualified to speak, because وہ ہائر ایجوکیشن کے نیچے آتی ہے تو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ Obviously اس کا جواب نہیں دے سکتا لیکن اگر اس کا Separate Question raise ہو جائے تو ضرور اس پر بڑی اچھی ڈیبیٹ ہو سکتی ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میر کلام صاحب، جناب میر کلام صاحب۔

<u>جناب میر کلام خان</u>: Thank you مسٹر سپیکر۔ مہربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: کوئسچنز آور ختم ہو گیا ہے۔.Leave applications۔

<u>جناب سردار حسین</u>: جناب سپیکر صاحب! میں نے ذرا پوائنٹ آف آرڈر پر ایک بات کرنی ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Leave applications کے بعد میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں، Leave applications کے بعد میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں، Leave applications کے بعد، (شور) پھر اس طرح ہے جی، اگر سب کو پوائنٹ آف آرڈر لینے ہیں تو پھر میں ایجنڈے کے بعد سب کے پوائنٹ آف آرڈر لے لوں گا، اس لئے کہ تمام آنریبل ممبرز کہہ رہے ہیں کہ ہمیں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر آپ ایجنڈے کو۔۔۔۔

<u>جناب سردار حسین</u>: جناب سپیکر صاحب! زه خو یو دوه منټه خبره کول غواړم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک دہ جی، نو زہ بہ کوئسچن آورز، بابک صاحب! زہ بہ ایجنڈا ختمہ کړم بیا بہ ناست یو ورتہ، پرواہ نشتہ جی، در بہ کړم۔

اراکین کی رخصت

Mr. Deputy Speaker: Leave Applications: Sardar Muhammad Yousaf Sahib, MPA, July 17th, Nawabzada Farid Salahuddin Sahib, July 17th , Muhammad Naeem Khan Sahib, July 17th., Babar Saleem Swati Sahib, July 17th, Malik Badshah Saleh Sahib, July 17th ., Samar Haroon Bilour Sahiba, July 17th ., Ms. Maria Fatima, July 17th., Ms. Momina Basit, July 17th , Taj Muhammad Tarand, July 17th , Amjad Ali, July 17th , Syed Fakhar Jehan, July 17th , Sultan Muhammad Khan, July 17th., Ms Rabia Basri Sahiba, July 17th , Sumaira Shams Sahiba, July 17th., Arif Ahmadzai Sahib, July 17th , Sahibzada Sanaullah, July 17th , Fazal Hakeem Sahib, July 17th , Haji Anwar Hayat Sahib, July 17th , Sardar Aurangzeb Nalotha, July 17th , Aziz Allah Khan Sahib, July 17th , Sharafat Ali Khan Sahib, July 17th , Sirajuddin Sahib, July 17th , Pir Musawar Sahib, July 17th , Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The leave is granted.

میڈم نگہت اورکزئی، پھر میں سب کو ٹائم دیتا ہوں، پھر شروع ہو جائیں، نگہت اورکزئی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔ میں اپنے پارلیمنٹیرنز کی بہت زیادہ عزت کرتی ہوں لیکن یہ میرے چیئرمین کے بارے میں بات ہے تو میں نے اس کے حوالے سے آپ سے بات کی ہے تو تب ہی مجھے آپ نے اجازت دی ہے۔ جناب سپیکر صاحب! ایک ٹویٹ ہے اس کو میں پڑھ کر سنانا چاہتی ہوں کہ یہ جو دہشتگرد ہے 'احسان اللہ احسان'، جو کہ اے پی ایس کے بچوں کا قاتل ہے، اس نے ایک ٹویٹ کیا ہے کہ اس ملک کی بقا کی خاطر ہمیشہ اسلام پسندوں نے قربانیاں دی ہیں، اور آپ کی امی یعنی کہ بینظیر بھٹو صاحبہ، پاپا اور بلاول بھٹو زرداری جیسے بے مذہبوں نے یہاں ہر طرف لوٹ مار اور اپنی بادشاہی کے کھیل کھیلے ہیں، ہم اس ملک کی نظریاتی سرحدوں کی خاطر تم جیسوں سے لڑتے رہیں گے، تمہارا انجام بھی تمہاری امی یعنی کہ بینظیر بھٹو جیسا ہو گا ان شاءاللہ۔ جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے تو میں احسان اللہ احسان کے اس ٹویٹ کی مذمت کرتی ہوں اور احسان اللہ احسان کو یہ بتا دینا چاہتی ہوں کہ بلاول بھٹو

زرداری، ذوالفقار علی بھٹو، جس کو کہ بہت سے ملکوں نے اور خود ضیاء الحق جو کہ ایک ڈکٹیٹر تھا، اس نے یہ کہا کہ اس ملک سے چلے جاؤ تو اس نے کہا کہ میں اپنی مٹی میں دفن ہونا پسند کروں گا، میں کسی بھی ملک نہیں جاؤں گا، پھر بینظیر بھٹو صاحبہ پر دو دفعہ قاتلانہ حملہ ہوا لیکن اس کے باوجود وہ ڈٹی رہیں اس جمہوریت کیلئے اور انہوں نے آخر کار اسی احسان اللہ احسان نے جس نے کہ اے پی ایس کے بچوں کی شہادت اپنے سر لی تھی، اس کے کتنے ہی کارنامے میں آپ کو گنوا سکتی ہوں جناب سپیکر، اور آج ہی کے دن عدلیہ کی قربانی، عدلیہ کی آزادی کی قربانی کی خاطر ہمارے پاکستان پیپلز پارٹی کے 22 لوگ ان کے کیمپ پر جب حملہ ہوا تو وہ 22 لوگ شہید ہوئے۔ جناب سپیکر صاحب! احسان اللہ احسان صاحب! آپ کو تو پتہ ہی نہیں ہے کہ آپ کون سے خواب خرگوش میں سوئے ہوئے ہیں؟ پاکستان پیپلز پارٹی کا ہر جیالا اور جیالی پاکستان پیپلز پارٹی کی لیڈرشپ پہ اپنی جان قربان کر دیں گے اور بلاول بھٹو زرداری صاحب جو ہیں وہ اپنی ماں کی طرح نڈر ہے، وہ اپنے باپ کی طرح نڈر ہے کہ جس نے علاج کیلئے باہر ملک جانا بھی گوارا نہیں کیا، اپنا علاج یہیں پہ کیا اور آج الحمد للہ وہ صحت مند ہیں، تم ہمیں کیا ڈراؤ گے؟ تم ہم سے ڈرو، کیونکہ تم قاتل ہو، تم دہشتگرد ہو اور جو رات قبر میں ہوتی ہے وہ بستر پہ نہیں ہوتی ہے اور جو بستر پہ ہوتی ہے وہ قبر میں نہیں ہوتی ہے، تم جیسے دہشتگرد جنہوں نے لاکھوں مسلمانوں کو شہید کیا اور تم کہتے ہو کہ ہم نے اسلام کی خاطر قربانی دی ہے، میں احسان اللہ احسان اور تمام ان دہشتگردوں کو مخاطب کرتے ہوئے یہ کہتی ہوں کہ تم قاتل ہو، تم دہشتگرد ہو اور تمہارا اسلام کے ساتھ، تمہارا انسانیت کے ساتھ، تمہارا کسی اور چیز کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے، بلاول بھٹو زرداری صاحب جب اس ملک کی معیشت پہ بات کرتا ہے تو اس کو۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میڈم! وائنڈ اپ کریں، وائنڈ اپ کریں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: تو اس کو قتل کی دھمکیاں دی جاتی ہیں، بس ایک سیکنڈ اور، میں ان اداروں سے، میں اس گورنمنٹ سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ احسان اللہ احسان جو آپ کی تحویل میں تھا وہ کیسے فرار ہوا اور کیسے دوسرے ملک میں گیا؟ ابھی تک یہ سوالیہ نشان ہے گورنمنٹ پہ بھی، اور ان اداروں پہ بھی، یہ جن کی تحویل میں تھا، جناب سپیکر صاحب! اس کا جواب بھی ہمیں چاہئیے، یہ اس کا اوریجنل ٹویٹر جبکہ اب یہ ٹویٹر بلاک ہو چکا ہے لیکن اس نے اپنے اوریجنل ٹویٹر سے یہ ٹویٹ کیا ہے تو ہم اس کو خبردار کرنا چاہتے ہیں کہ ہر جیالا اور جیالی جو ہے وہ اپنے لیڈر کیلئے جان دے سکتا ہے اور جان لے بھی سکتا ہے۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Thank you۔ منور خان صاحب۔

جناب منور خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! ہمارے منسٹر سوشل ویلفیئر مسٹر ہشام انعام اللہ خان نے چیف منسٹر صاحب کو ایک Application دی ہے کہ لکی ڈسٹرکٹ کو، لکی ڈسٹرکٹ کا نام تبدیل کیا جائے اور اس کیلئے انہوں نے Application میں یہ کہا ہے کہ میں حلقہ پی کے 92 کا واحد نمائندہ ہوں، یقیناً لکی ڈسٹرکٹ کے تین ایم پی ایز ہیں اور ایک ایم این اے ہے، پتہ نہیں کہ یہ اپنے حلقے سے کس طریقے سے آیا؟ باقی دونوں ایم پی ایز اور ایک ایم این اے جے یو آئی سے ہیں اور میں ان کو یہاں پہ بتانا چاہتا ہوں کہ درخواستوں پہ چیف منسٹر کو اگر آپ نے لکی ڈسٹرکٹ کا نام تبدیل کروانا ہے تو اس کا یہ طریقہ نہیں ہے، اگر آپ چاہتے ہیں تو آیئے میں بھی یہاں پہ موجود ہوں اور آپ بھی آجائیں اور دونوں اپنی سیٹوں سے Resign کرتے ہیں اور اپنے حلقوں میں چلے جاتے ہیں، وہاں پہ عوام فیصلہ کرینگے کہ واقعی لکی کا نام تبدیل کیا جائے یا نہیں؟ اگر آپ درخواستوں سے، Applications سے لکی کا نام تبدیل کرنا چاہتے ہیں تو ہم ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کے راستے میں ہر جگہ پہ کھڑے ہوں گے اور یہ نام آپ کو تبدیل نہیں کرنے دیں گے، یہ اس لئے کہ اگر آپ کو اپنی ہسٹری معلوم ہو تو ہشام خان! پہلے اپنے نام ہشام کے بارے میں تھوڑا' سوچیئے کہ اس کا معنی کیا ہے اور یہ نام کس کا تھا؟ پہلے آپ اس کے بارے میں اور اس کے بعد پھر لکی کے بارے میں آپ کو سوچنا چاہیئے اور لکی کا نام اس طرح آسانی سے تبدیل نہیں ہوتا، یہ عوام کی رائے ہے، عوام جس طرح چاہیں گے ان شاء اللہ اسی طرح ہوگا۔ Thank you، مسٹر سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ خان صاحب، عنایت اللہ خان صاحب

جناب عنایت اللہ: سپیکر صاحب! میں تو جناب وزیر صحت جو ہیں، وزیر صحت اور وزیر خزانہ تیمور خان جھگڑا کی آپ کے Through توجہ چاہوں گا کیونکہ وہ Busy ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تیمور خان، تیمور خان۔

جناب عنایت اللہ: میں انہی کو آپ کے Through مخاطب کرنا چاہتا ہوں۔ میرا مسئلہ ان کے ساتھ Related ہے، وہ مجھے سنیں اور پھر اس پہ ریسپانڈ بھی کریں اور مسئلے کو حل بھی کریں۔ جناب سپیکر صاحب! آپ کو پتہ ہے کہ مہذب معاشرے Rule of law پہ چلتے ہیں اور یہ جو آج کل ڈیموکریسی ہے، Democratic accountability ہے، Democratic dispensation ہے، کانسٹی ٹیوشنز ہیں، لاز بنتے ہیں، اگر وہ کسی معاشرے کے اندر Follow نہیں ہوتے تو وہ معاشرہ ترقی نہیں

کر سکتا ہے، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ پاکستان تحریک انصاف کے منشور کا حصہ بھی تھا کہ ہم Rule of law کو یقینی بنائیں گے۔ یہاں ایل آر ایچ کے اندر آپ کو پتہ ہے کہ پچھلے دو تین سالوں سے ایک بحران ان پہ شروع ہے اور سینیئر ڈاکٹرز نے استعفے دیئے ہیں کیونکہ ایل آر ایچ کے ڈین کے ساتھ، اس کی مینجمنٹ کے ساتھ ان کے پرابلمز ہوتے ہیں، آپ کے پورے پورے وارڈز اور یونٹس بند ہو گئے ہیں، کارڈیو ویسکولر سرجری کا پورا یونٹ آپ کا تباہ ہو گیا، یہ ایک Historical unit تھا لیکن یہ سلسلہ رکنے نہیں پا رہا ہے اور مسلسل، کل کوئی چار پانچ سینیئر ڈاکٹرز کو سسپنڈ کیا گیا ہے، میں تھوڑا Explain کرتا ہوں کہ ان کو کیوں سسپنڈ کیا گیا ہے؟ کیونکہ ایل آر ایچ کی مینجمنٹ نے، اس کے ڈین نے ایک ایسے آدمی کو Extension دی ہے کہ جس کے 60 سال پورے ہو گئے ہیں، اسی قسم کی Extension کے ٹی ایچ کے اندر ایک ڈاکٹر جاوید صاحب کو دی گئی تھی اور اس پہ پشاور ہائی کورٹ کا Decision آیا ہے، اس کی پوری ڈیٹیلز میرے پاس موجود ہیں اور رولز میں بھی یہی ہے کہ آپ کسی بندے کو Continue نہیں کر سکتے ہیں، اگر آپ Continue کریں گے تو اس سے جن لوگوں کا پروموشن کا Right ہے، ان کا استحصال ہو جاتا ہے اور جو نیا ٹیلنٹ ہے اس کیلئے راستہ رک جاتا ہے اور آپ آگے لوگوں کے Future کو، Career کو تباہ کرتے ہیں، وہ آپ Stagnation کرتے ہیں، اس لئے ایل آر ایچ کے اندر جب عامر غفور صاحب کو Extension دی گئی ہے تو ان کا آرڈر تین چار مرتبہ تبدیل کیا گیا ہے، خود ایل آر ایچ کے جو ڈین ہیں وہ 66 سال کی عمر کے ہیں، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کس قانون کے تحت MTI-17 جو Provision ہے یہ اس کا حوالہ دیتے ہیں، یہ اس کے تحت نہیں ہو سکتا ہے، اگر یہ دونوں ضروری ہیں تو آپ ان کیلئے کوئی الگ پوزیشن Create کریں لیکن خدارا، جو لوگ لائن میں ہیں، جن کی پروموشن ہے، جنہوں نے اپنی زندگیاں تباہ کی ہیں اور جنہوں نے تعلیم حاصل کی ہے، اس لئے کہ وہ آگے جائیں گے، خدمت کریں گے، آپ ان Bright لوگوں کا راستہ مت روکیں۔ میں منسٹر صاحب سے فوری ایکشن چاہتا ہوں کہ اس کو Reverse کریں اور اگر وہ Compulsory ہے، ضروری ہے، Inevitable ہے، میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی Inevitable نہیں ہے کیونکہ کہا جاتا ہے کہ Indispensible جو ہیں وہ، Graves are full of the Indispensables، کوئی بھی دنیا کے اندر Indispensable نہیں ہے، اس لئے یہ جو غیر قانونی آرڈر ہوا ہے آپ ڈین صاحب کو آرڈر دیں کہ وہ اس کو Withdraw کریں Otherwise litigation شروع ہو جائے گی، لوگ کورٹ کے اندر

جائیں گے، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا اور میں چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب اس پہ کوئی Meaningful response دیں، اس طرح نہ ہو کہ ۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ٹھیک ہے، تیمور خان۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: میں اس کے بعد یہ بھی چاہوں گا ۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شارٹ، کیونکہ میں ایجنڈے پہ جانا چاہ رہا ہوں، ایجنڈے کے بعد آپ اس پہ بات کریں۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: ایک نکتہ اور ہے، میں یہ بھی چاہوں گا کہ میری پچھلے دونوں جو ایڈ جرنمنٹ موشن تھا، وہ اس حکومت کیلئے بڑا Important تھا، آپ نے اس پر Properly respond نہیں کیا تھا، اس کو بھی Respond کریں۔

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ و صحت)</u>: جناب سپیکر! اگر ویسے تھوڑا Meaningful response چاہیئے تھا تو وہ Out of agenda بڑا مشکل ہوتا ہے، Because لگتا ہے کہ Details of the case جو آنرایبل ایم پی اے نے دیکھیں وہ ساری اپنے سامنے جو ہیں وہ نہیں ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! جیسے آپ نے ریکویسٹ کی، آپ نے جیسے بتایا کہ شارٹ ریسپانس دیں، میری طرف سے شارٹ ریسپانس یہی ہے کہ ہم نے MTIs کو اٹانومی اس لئے دی ہوئی ہے کہ وہ اپنے فیصلے کر سکے اور ان کے پاس یہ Flexibility ہو کہ Under the law، بالکل Under the law وہ اپنی ساخت کو، اپنے سٹرکچر کو زیادہ Flexibly لگا سکے اور میرے خیال میں اس پر پہلی چیز جو ہمیں دیکھنی چاہیئے وہ ان کے ریزلٹس دیکھنے چاہئیں جہاں پہ وہ اچھا پرفارم کر رہے ہیں، جہاں پہ وہ اچھا پرفارم نہیں بھی کر رہے ہیں، ان کے پاس پروموشن کی بھی Flexibility ہے جو گورنمنٹ کے پاس نہیں ہوتی، ان کے پاس اپوائنٹمنٹس کی بھی وہ Flexibility ہے جو عموماً پبلک سیکٹر سے باہر ہوتی ہے، تو میرے خیال میں یہ اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے اور اگر ہم اس ٹائپ کے Minacious اس August Assembly میں پہنچیں گے، کیونکہ یہ ایک بندے کی پروموشن ہو گئی یا ایک بندہ جو ہے وہ اپنی پوسٹ سے Dismiss ہو گیا، ہاں اگر ہم اس چیز کی بات کریں کہ ہمارا ہاسپیٹل سسٹم کام کر رہا ہے، نہیں کر رہا، اس میں کیا خامیاں ہیں، کیا خامیاں نہیں ہیں؟ تو I think this is the more relevant dialogue in that، اگر پھر ان کو کیس کی ڈیٹیلز چاہئیں تو مجھے دیکھنا پڑے گا اور پھر میں Detailed response دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ خان، ٹھیک ہے آپ اس کیلئے Proper Question لے آئیں پھر اس پہ بات کریں گے، Proper Question لے آئیں روی کمار صاحب، روی کمار صاحب۔ جی روی کمار صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر پہ، روی کمار صاحب۔

جناب روی کمار: شکریہ جناب سپیکر، آپ نے مجھے پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنے کا موقع دیا۔ جناب سپیکر! کچھ دنوں سے ہمارے سماجی رابطے کی جو ویب سائیٹس ہیں جس میں فیس بک اور ٹویٹر شامل ہیں، اس میں اسلام آباد مندر کے تنازعے کو لے کر ہمارے جو مذہبی عقائد ہیں اور ہمارے جو دیوی دیوتا ہیں ان کی بے دردی سے بے حرمتی کی جارہی ہے اور بہت ہی نازیبا الفاظ استعمال کئے جارہے ہیں، میں آج ایک ہندو دھرم کا ماننے والا آج ہندو دھرم کی نمائندگی کرنے والا اسمبلی میں اس بات کی پرزور مذمت کرتا ہوں۔ جناب سپیکر! میں آج یہ واضح اس اسمبلی کے پلیٹ فارم سے ایک موقف دینا چاہتا ہوں کہ اسلام آباد کے اندر جو ہمارا مندر رہے وہ Definitely اس میں کوئی دورائے نہیں ہیں کہ یہ ہمارا جو پاکستانی آئین ہے، جس میں اقلیتوں کو حقوق دیئے گئے ہیں، اس کے مطابق جو اسلامی نظریاتی کونسل ہے، جو علماء کرام ہیں، ریاست بھی جو فیصلہ کرے گی وہ پورے پاکستان کی جو ہندو کیمونٹی ہے، اس کو منظور ہوگا کیونکہ یہ اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے اور آج ہم ایڈمٹ کرتے ہیں کہ جو فیصلہ ہوگا وہ اسلام کے رو سے ہوگا اور پاکستان کے آئین کے مطابق جو اقلیتوں کو حقوق دیئے گئے ہیں، اس کے مطابق ہوگا لیکن جو بے حرمتی ہمارے مذہب کی آج کل سوشل میڈیا پہ شروع ہے، دیکھیں، سوشل میڈیا جو ہے وہ Fifth-generation War ہے اور اس کو لوگوں نے مذاق لیا ہوا ہے اور لوگ اس کو بہت Easy لے رہے ہیں، ہمارے پاکستان کی جو ہندو برادری کے لوگ ہیں اور Specially جو اقلیتیں یہاں پہ خوشحال ہیں، جن کا ہمارے مسلمان بھائیوں سے ایک اچھا تعلق ہے، ان کا جو بھائی چارہ ہے، ان کے درمیان جو ایک محبت ہے، اس کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور جو ہمارے ملک دشمن عناصر ہیں وہ یہی چاہتے ہیں کہ پاکستان میں جو اقلیتیں اور جو میجارٹی ہے اور جو مذہبی اقلیتیں ہیں وہ آپس میں لڑیں اور ہر چیز کو متنازعہ بنا کر دنیا میں پاکستان کا ایک Bad image کو Expose کریں، تو میں آج جو سوشل میڈیا پہ چل رہا ہے، جو ملک دشمن عناصر ہیں، میں ان کو یہ واضح کرنا چاہتا ہوں جو ہمارے درمیان جو یہ خلل پیدا کر رہے ہیں، میں ان کی بھرپور مذمت کرتا ہوں۔ دوسری بات، بھارت جو آج کل مندر کے تنازعے پہ بات کر رہا ہے، ایک گانا بھی انہوں نے بنایا ہے، میں اس کی بھی بھرپور مذمت کرتا ہوں۔ دیکھیں، پاکستان

میں جو اقلیتیں ہیں وہ ہمیشہ ہمیشہ سے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے قوانین کے نیچے وہ یہاں پہ رہ رہی ہیں، ہمارا کوئی مقصد نہیں ہے کہ ہم اسلامی جمہوریہ پاکستان اور اسلام کے قوانین کو سبوتاژ کریں یا ہم ان کا احترام نہ کریں، ہم ان کے احترام کے مطابق ہر چیز یہاں پہ کرنا چاہتے ہیں لیکن آج ایک چیز میں یہاں واضح کر دوں کہ بھارت کا ان چیزوں میں کوئی کام نہیں ہے وہ ہماری جو اقلیت ہے اس کی پرواہ کرنا چھوڑ دے اور جو اپنی اقلیتیں ہیں، جو وہ کشمیر میں کر رہے ہیں ہمارے مسلمان بھائیوں کے ساتھ، جو سکھ بھائیوں کے ساتھ کر رہے ہیں، جو ہمارے وہاں پہ کرسچین کمیونٹی کے ساتھ بھارت میں کر رہے ہیں، اس پہ توجہ دے، ہمارا مندر کا یہ جو ایشو ہے یہ ہمارا Internal issue ہے اور ہم اس کو پاکستان کے آئین کے مطابق حل کرنا جانتے ہیں۔ سر! دوسری بات میں حکومت پاکستان کی یہاں پہ تعریف بھی کرنا چاہتا ہوں، آپ کرتارپور کوریڈور دیکھ لیں، جو کرتارپور کوریڈور ہے وہ ایک جیتا جاگتا ثبوت ہے، پھر ایک ہزار سال پرانا مندر سیالکوٹ میں کھودا گیا، آپ ہمارے کٹاس راج مندر کو دیکھیں جو 'اویکیو ٹرسٹ پراپرٹی بورڈ' ہے انہوں نے بہت ہی خوبصورتی سے ہمارے مندورں کو دوبارہ تعمیر کرنا، ان کی Renovation کرنا شروع کر دیا ہے۔ اسی طرح پشاور میں ہمارا پنج تیرتھ مندر ہے جو عنقریب 'اویکی ٹرسٹ پراپرٹی بورڈ' ہماری ہندو کمیونٹی کے لوگوں کیلئے کھول دے گا اور یہ ریاست کا ہماری اقلیتوں کے ساتھ محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ سر، میں اس پلیٹ فارم سے اپنے مسلم کمیونٹی کے تمام جو کولیگز ہیں ان سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ سوشل میڈیا جو ہے اس میں پتہ نہیں چلتا کہ کون اس ملک کا دشمن ہے اور ہمارے درمیان محبت کو سبوتاژ کرنا چاہتا ہے، ہمارا جو عقیدہ ہے ہندو دھرم کا اس کو سبوتاژ کرنا چاہتا ہے۔ میری آج اس پلیٹ فارم، اس اسمبلی کے پلیٹ فارم سے آپ سے ریکویسٹ ہے کہ اس قسم کی بے حرمتی بند کرنے کیلئے، چونکہ اس سے ہماری ہندو کمیونٹی کی دل آزاری ہوتی ہے، ہماری ہندو کمیونٹی کے جو عقائد ہیں، ان کو ٹھیس پہنچتی ہے لہذا جو ہمارے سائبر کرائم والے ہیں ان کو یہاں سے سختی سے نوٹس کیا جائے کہ اس قسم کے لوگوں کو جو ہمارے درمیان محبتیں سبوتاژ کرنا چاہتے ہیں اور پاکستان کا نام بدنام کرتے ہیں ان کو فوری طور پر ہائی لائٹ کیا جائے اور ان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے اور اگر آپ میرا ساتھ دیں تو ہم ایک مذمتی قرارداد بھی لائیں گے تاکہ جو ہمارا سائبر کرائم ہے، ایف آئی اے ہے، وہ اس پہ فوراً ایکشن لیں اور ہمارے مذہب کی بے حرمتی بند ہو۔ بہت شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: روی کمار صاحب! آپ تمام پارلیمانی لیڈرز کے ساتھ، گورنمنٹ کے ساتھ بیٹھ کر اگر قرارداد لانا چاہتے ہیں تو لے آئیں۔

Item No. 6, Adjournment Motion Mr.Khushdil Khan, MPA, to please move his adjournment motion No. 163, in the House. Khushdil Khan Sahib.

(قطع کلامیاں)

جناب منور خان: سر! یو منټ دے، آخری یو منټ، یو منټ دې میډم ته۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دې نه پس به ورکړو، خوشدل خان صاحب!

تحریک التواء

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب آپکا بہت شکریہ۔ میں اس تحریک التواء کے ذریعے فوری اہمیت و مفاد عامہ کا معاملہ اس معزز ایوان میں بحث کرنے کی غرض سے پیش کرنا چاہتا ہوں، مہربانی کرکے بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ وہ فوری اہمیت و مفاد عامہ کا معاملہ عالمی وباء کورونا، کووڈ۔19 کے بارے میں ہے جو ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے چکی ہے، دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کے ساتھ ساتھ دیگر ممالک بشمول ہمارا ملک پاکستان بھی شدید متاثر ہو چکے ہیں اور مزید ہو رہے ہیں اور خصوصاً ہمارے صوبہ پختونخوا میں اس وباء نے پنجے گاڑھ دیئے ہیں اور تشویشناک صورتحال اختیار کرچکی ہے، اس وباء کی وجہ سے ایک طرف متاثرین کی تعداد میں اضافہ ہوتا جارہا ہے اور اموات میں بھی کثرت آچکی ہے تو دوسری طرف ہمارے صوبے کی معیشت بھی بری طرح متاثر ہورہی ہے جس کی وجہ سے غریب عوام کی پریشانیوں میں اضافہ ہوتا جارہا ہے لیکن اس کے باوجود صوبائی حکومت اس وباء کے بارے میں سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کررہی ہے اور ابھی تک کوئی ٹھوس اقدامات عملی طور پر نہیں اٹھائے گئے ہیں اور حکومت کے اقدامات صرف اخباری بیانات کی حد تک محدود ہیں، لہٰذا یہ بہت اہم معاملہ ہے اور اس پر مکمل بحث کرنے کی اجازت دی جائے اور اس کو منظور کیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب! میں ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں، منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں اگر یہ مزید ڈسکشن کیلئے منظور کی جائے تو اچھی بات ہوگی، گورنمنٹ نے اب تک کتنے اقدامات کئے، وہ بھی ہاؤس کو بتائیں، ہم ان کو اچھا Appreciate بھی کریں گے، ہمیں پتہ بھی چل جائے کہ اب تک کیا ہوگیا؟ تھینک یو۔

Mr. Deputy Speaker: Honourable Minister.

وزیر خزانہ وصحت: سر! میرے خیال میں بہت Important topic ہے اور اگر اس کیلئے ایک دن رکھا جائے تو That will be better، ویسے اگر آنریبل ممبر کورٹس میں ٹائم کم Spend کرتے تو شاید ان کو تھوڑا زیادہ پتہ ہوتا جو Already ہم کر رہے ہیں، اس کا ان کو پتہ ہوتا جو ہم کر رہے ہیں لیکن I think کہ بالکل انہوں نے بڑے اچھے انداز میں وہ کیا تو I think کہ اس پہ ڈسکشن بالکل کرنی چاہیئے، I think کہ یہ ضروری Topic ہے اس کو As per rules ایک دن جو ہے اس کیلئے رکھ دیں تاکہ سارے لوگ جو ہیں وہ اس میں Participate کر سکیں۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the adjournment motion No 163, moved by Mr. Khushdil Khan MPA, may be admitted for detailed discussion in the House under rule 73 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rule 1988. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Item Number 7, Call Attention Notices, Mr. Ahmad Kundi MPA, to please move his call attention notice No. 1139.

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Ahmad Kundi: Sir! I withdraw my Call attention notice.

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Ms Naeema Kishwar, MPA, to please move her call attention notice No. 1167.

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! میں نے ریکویسٹ کی تھی کہ کورونا پہ میری بھی تحریک التواء تھی اگر وہ بھی کلب ہو جاتی تو بہتر ہوتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی تحریک التواء ہمیں نہیں ملی، اگر آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے تو ہمیں پیش کردیں ہم لے لیتے ہیں کیونکہ میں نے سیکرٹریٹ سے پتہ کیا لیکن آپ کا پائپ لائن میں بھی کچھ نظر نہیں آیا ہے، پائپ لائن میں بھی ابھی تک ایڈجرنمنٹ موشن نہیں تھی، آپ اس پہ Continue کریں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: میں نے Mail کی تھی، اگر Mail کا یہ حال ہے تو پھر آپ کو Mail چیک کرنا چاہیئے، میں کال اٹنشن پیش کرتی ہوں۔

میں وزیر برائے محکمہ داخلہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ 2010ء میں ایف آر لکی مروت کیلئے 250 لیوی اہلکاروں کی منظوری دی گئی لیکن جب گورنمنٹ نے

انظام کے بعد لیوی اہلکاروں کو خیبر پختونخوا کی پولیس میں مورخہ 10 فروری 2020ء کو ضم کر دیا تو چھ مہینے ریگولر ڈیوٹی کے باوجود بیٹنی لکی مروت نے ریگولر بنیادوں پر دس سال ڈیوٹی کرنے کے باوجود 68 اہلکاروں کے نوٹیفکیشن کو واپس کر دیا اور ان غریب ملازمین کو بے روزگار کیا اور ان کے خاندان کو معاشی بدحالی کی طرف دھکیل دیا، لہذا حکومت فوری طور پر ان ملازمین کی بحالی کیلئے اقدامات کرے۔

جناب سپیکر صاحب! ان ملازمین کا باقاعدہ طور پر اشتہار دیا گیا، اس اشتہار کے ذریعے انہوں نے جب Apply کیا، پھر ان کو ریگولر کیا گیا، لیکن جب انضمام کے بعد لیوی کو پولیس میں ضم کر دیا گیا تو ان 68 اہلکاروں کو ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے کہا کہ آپ لوگ فارغ ہو، تو میری ریکویسٹ ہوگی کہ جب ریگولر انہوں نے یہ ڈیوٹی دی تھی تو پھر کیوں ان کو فارغ کیا گیا؟ جب ہم کہہ رہے ہیں کہ ہم نے جو ایکس فاٹا ہے ان کے لوگوں کو Facilitate کرنا ہے، زیادہ نوکریاں کو دینا ہے تو پھر کیوں ہم لوگوں کو نوکریوں سے فارغ کریں؟ ہماری اس گورنمنٹ کا تو دعویٰ تھا کہ ہم نے نوکریاں دینی ہیں، تو ہم کیوں لوگوں سے نوکریاں چھینیں؟ تو میری گورنمنٹ سے ریکویسٹ ہوگی کہ ان ملازمین کو بحال کرے اور جو ضم کرنے کا انہوں نے کہا ہے کہ ضم کر رہے ہیں تو ان کو بھی ضم کریں اور یہ ریگولر ملازمین ہیں تو جو ریگولر ہیں ان کو بھی بحال کیا جائے۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Thank you concerned Minister, to please respond.

<u>جناب اکبر ایوب خان (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! ان کو جواب تو مل گیا ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ ڈیپارٹمنٹ سے غلطی ہوئی تھی، جب ان کو انہوں نے ریگولرائز کیا تو بعد میں ان کو معلوم ہوا کہ یہ لوگ ایکس ملٹری سروس مین تھے جن کو ایک Staff gap arrangement کیلئے کنٹریکٹ پہ رکھا گیا تھا اور ڈیپارٹمنٹ کے مطابق ان کو ریگولرائز کرنے کے رولز اجازت نہیں دیتے تھے، وہ نہیں کر سکتے، اس لئے ان کو ڈی نوٹیفائی کیا گیا۔ میری معزز ممبر سے ریکویسٹ ہوگی کہ ان لوگوں کے کہیں، ان کے پاس کورٹ کا ایک آپشن اوپن ہے تو ادھر جا کر یہ اپنی ریکویسٹ ڈالیں، تو مجھے امید ہے ان شاء اللہ اس میں سے کوئی اچھا راستہ نکل آئے گا۔ فی الحال جو رولز ہیں، اس میں یہ ایکس ملٹری مین جو ہیں یہ پورے صوبے میں رکھتے ہیں، جہاں ضرورت پڑتی ہے As staff gap arrangement اگر کوئی مسائل ہوں تو وہ ایکسٹرا لوگ رکھتے ہیں، ان کو اس لئے ریگولرائز نہیں کیا گیا۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی میڈم جی، میڈم۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: سپیکر صاحب! بہت افسوس کے ساتھ کہ اگر منسٹر صاحب کو پتہ ہے کہ ان کے پاس کون سا آپشن ہے، ہائی کورٹ ہے، سپریم کورٹ ہے، وہ راستے ان کو پتہ ہیں، اگر انہوں نے، گورنمنٹ نے غلطی کی ہے، ان کو ریگولرائز کیا ہے تو اب یہ ان کی غلطی ہے کہ ان کو یک جنبش قلم ڈی نوٹیفائی کرکے نکال دیا گیا ہے، منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں، ان کو جواب مل گیا، پتہ نہیں کیا جواب، یہ جواب مل گیا کہ ان کو ڈی نوٹیفائی کر دیا، یہ نوٹیفائی کرکے مجھے یہ جواب مل گیا یا مجھے یہ جواب مل گیا کہ آپ کورٹ میں جائیں یہ بڑا افسوسناک جواب مجھے مل گیا ہے، منسٹر کو ایسا جواب تو فلور پہ نہیں دینا چاہیئے، منسٹر صاحب کو ان لوگوں کی دلجوئی کرنا چاہیئے، ان کو ریگولرائزیشن کیلئے کچھ کرنا چاہیئے، اگر غلطی کی ہے تو گورنمنٹ نے کی ہے، اگر ریگولر لوگوں کو نکالا ہے، خود ایڈمٹ کر رہے ہیں کہ انہوں نے غلطی کی ہے، ان کو ریگولر کیا ہے، چھ مہینے ان سے کام لیا ہے، پھر ان کو ڈی نوٹیفائی کیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب، منسٹر صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر! اگر ایکس سروس مین جو ایک ڈیپارٹمنٹ میں اپنی نوکری پوری کر چکے ہیں، وہاں سے ریٹائرڈ ہو گئے ہیں، اگر ان کو ریگولرائز کرنا ہے تو پھر تو ہزاروں کی تعداد میں پورے صوبے میں ایکس سروس مین اس وقت ریٹائرڈ ہوئے ہیں پھر تو سب کو کرنا پڑے گا، دلجوئی کی جو بات ہے جب ایک چیز اسمبلی میں ابھی نہیں ہو سکتی تو میں کیا کہوں؟ ان کو میں آرڈر دے دوں تو یہ نہیں ہو سکتا، ایک قانون ہے، اس کے مطابق گورنمنٹ کو چلنا پڑتا ہے، تو میں نے تو ایک بہت اچھا مشورہ دیا ہے کہ کورٹ میں جائیں، خدا کرے، ہم چاہتے ہیں کہ اگر ان کا مسئلہ کورٹ کے Through حل ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آئٹم نمبر 8، اکبر ایوب صاحب۔ آپ سب آپس میں گپ لگا رہے ہیں۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): جناب سپیکر! میں ایک ریزیلوشن لانے کی گزارش کرنا چاہتا ہوں، ہمارے دو آرڈیننس ہیں ایک۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اجازت ہے جی، اجازت ہے جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی، ایک آج اور ایک کل Expire ہو رہا ہے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

WHEREAS the Khyber Pukhtunkhwa Khasadar Force (Amendment) Ordinance, 2020 has been promulgated by the Governor, on 20th of April 2020.

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ آئٹم نمبر 8 پڑھیں، جی آئٹم نمبر 8 سے Related جو آپ کا ہے نا۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر! جو دوسرا والا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نمبر 8۔

Minister for Elementary and Secondary Education: **WHEREAS** the Khyber Pakhtunkhwa Khasadar Force (Amendment) Ordinance 2020-----

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں جی، یہ والا نہیں ہے جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: کون سا ہے جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: فیڈرل ایڈمنسٹریٹیو ایریا والا جو ہے۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آئٹم نمبر 8 جو آپ کے پاس ہے Federally Administered Tribal Area والا آئٹم نمبر 8 آپ دیکھ لیں۔

ہنگامی مسودہ قانون بابت وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی ریگولیشن (تنسیخ) مجریہ 2020 کی مدت میں مزید توسیع کے لئے قرارداد کا پیش کیا جانا

Minister for Elementary and Secondary Education: **WHEREAS** the Federally Administered Tribal Areas Development Authority Regulation (Repeal) Ordinance, 2020 (Khyber Pakhtunkhwa Ordinance No.VII of 2020) has been promulgated by the Governor on 20th of April, 2020 and the said Ordinance will expire on 18th of July, 2020;

AND WHEREAS the first Proviso to Clause (2) (a) of Article 128 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan provides that the Provincial Assembly may by resolution extend the ordinance for a further period of 90 days:

NOW, THEREFORE, the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa in terms of the first Proviso to Clause (2) (a) of the Article 128 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan hereby resolves to extend the Federally Administered Tribal Areas Development Authority Regulation (Repeal) Ordinance, 2020 (Khyber Pakhtunkhwa Ordinance No.VII of 2020) for a further period of 90 days.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the time extension in period may be granted, as moved by the honorable

Minister? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Time extension in period is granted. Mr. Akbar Ayub Sahib on behalf of honourable Chief Minister to please lay on the Table of the House, the Federally Administrated Tribal Areas Development Authority Regulation (Repeal) Ordinance,2020.

Minister for Elementary and Secondary Education: I hereby move the Ordinance.

Mr. Deputy Speaker: It stands laid. Item No. 8A, Item No. 8A.

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر! میں ایک اور ریزولیوشن پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی، اجازت ہے۔

ہنگامی مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا خاصہ دار فورس مجریہ 2020 کی مدت میں مزید توسیع کے لئے قرارداد کا پیش کیا جانا

Minister for Elementary and Secondary Education:

WHEREAS the Khyber Pakhtunkhwa Khasadar Force (Amendment) Ordinance, 2020 (Khyber Pakhtunkhwa Ordinance No.VIII of 2020) has been promulgated by the Governor on 20th of April, 2020 and the said Ordinance will expire on the 18th July, 2020;

AND WHEREAS the first Proviso to Clause (2) (a) of Article 128 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan provides that the Provincial Assembly may by resolution extend the ordinance for a further period of 90 days:

NOW, THEREFORE, the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa in terms of the first Proviso to Clause (2) (a) of the Article 128 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan hereby resolves to extend the Khyber Pakhtunkhwa Khasadar Force (Amendment) Ordinance, 2020 (Khyber Pakhtunkhwa Ordinance No.VIII of 2020) for a further period of 90 days.

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: اضافی ایجنڈا، اضافی ایجنڈا، یہ اضافی ایجنڈا ہے۔

Minister for Elementary & Secondary Education: The Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa in terms of the Proviso to Clause 2 (a) of the Article 128 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan hereby resolves to extend the Khyber Pakhtunkhwa Khasadar Force (Amendment) Ordinance, 2020 for a further period of 90 days.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the time extension in period may be granted, as moved by the honourable Minister? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The time extension in period is granted. Honourable Akbar Ayub Sahib, on behalf of honourable Chief Minister, to please lay on the table of the House the Khyber Pakhtunkhwa Khasadar Force Amendment Ordinance, 2020.

Minister for Elementary and Secondary Education: Janab Speaker, I hereby move the Bill….

(Applause)

Mr. Deputy Speaker: It stands laid. Item number 9 and 10, Item number 9 and 10

(Applause)

Mr. Deputy Speaker: Honourable Minister for Law, to please move the Khyber Pakhtunkhwa, Epidemic Control and Emergency Relief Bill, 2020 may be taken into consideration at once. Honourable Minister Kamran Bangash Sahib! Kamran Bangash Sahib.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا وبائی امراض کی روک تھام و فوری امداد مجریہ 2020 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Kamran Khan Bangash (Special Assistant for Local Government): Mr. Speaker! I request to move that Khyber Pakhtunkhwa, Epidemic Control and Emergency Relief Bill, 2020 may be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Epidemic Control and Emergency Relief Bill, 2020 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 29 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 29 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 29 stand part of the Bill. Amendment in Clause 31 of the Bill: Mr. Inayatullah, MPA, to please move his amendment in Clause 31 of the Bill. Mr. Inayatullah.

Mr. Inayatullah: I beg to move that Clause 31 of the Bill may be omitted.

میں اس کو تھوڑا Explain کرتا ہوں، میں اپنے کولیگز کی توجہ بھی کلاز 31 کی طرف دلانا چاہتا ہوں، کلاز 31 میں یہ حکومت لوکل گورنمنٹ کیلئے دو سال کا Transition period مانگ رہی ہے اور اس سے پہلے چھ مہینے کا Transition period انہوں نے امنڈمنٹ کے دوران مانگا تھا، میں کلاز 31 کو Read out کرتا ہوں۔

"The transition period of six months for establishment of new local government system provided under section 120A of the Khyber Pakhtunkhwa Local Government Act, 2013 (Khyber Pakhtunkhwa Act No. XXVIII of 2013) shall be read as two years:

Provided the election or any proceeding incidental thereto or ancillary therewith of any local governments or a vacancy arising therein shall not be conducted during the currency of declaration under section 3 of this Act. Mr. Speaker Sir, this was the Heading in Khyber Pakhtunkhwa Epidemic Control and Emergency Relief Bill."

اور اس کے اندر یہ چپکے سے لوکل گورنمنٹ کلاز 31 کے اندر یہ لاتے ہیں کہ لوکل گورنمنٹ الیکشن دو سال تک نہیں ہو سکتے ہیں اور ہمیں اس پہ ریلیف دیا جائے، یہ فیڈرل لاء کے ساتھ Contradict کرتا ہے۔ جو الیکشن ایکٹ 2017ء ہے، الیکشن ایکٹ 2017 کے اندر یہ لکھا گیا ہے کہ لوکل گورنمنٹ کے الیکشن، کسی بھی قسم کے الیکشن کا جب Tenure expire ہوتا ہے تو الیکشن کمیشن آف پاکستان کا ڈومین ہے کہ وہ تین مہینوں کے اندر اندر یا تین مہینوں میں الیکشن کرائیں گے، اس پہ الیکشن کمیشن آف پاکستان نے ان کو لیٹر

بھی لکھا ہے کہ آپ کا یہ لاء اور یہ امنڈمنٹ الیکشن ایکٹ 2017 کے ساتھ In contradiction ہے، ہم اس لئے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر آپ دو سال اس کو ڈیفر کریں گے تو دو سال بعد تو آپ کے جنرل الیکشن ہوں گے، جنرل الیکشن سے چھ مہینے پہلے آپ پھر بلدیاتی الیکشن نہیں کر سکتے ہیں، تو عملاً آپ یہ کام کر رہے ہیں کہ آپ سرے سے بلدیاتی الیکشن کرنا ہی نہیں چاہتے ہیں۔ بھئی آپ تو بلدیاتی الیکشن کے Slogan پہ آئے ہیں، آپ کیوں بلدیات کے پیچھے لگے ہوئے ہیں؟ آپ نے بلدیات کے لئے چھیالیس ارب روپے رکھے، چھیالیس ارب روپے میں آپ نے تین ارب ریلیز کر دیئے، باقی پیسے کدھر گئے؟ چوالیس ارب پھر لکھے ہیں، اگر آپ دو سال تک اس کو ڈیفر کرنا چاہتے ہیں، بھئی، یہ بلدیاتی نظام جو ہے یہ کانسٹی ٹیوشن کا حصہ ہے، یہ کانسٹی ٹیوشن کا تیسرا Pillar ہے آپ اس کو کیوں ڈیفر کر رہے ہیں، اس سے کیوں بھاگ رہے ہیں، اس میں مجھے یہ بتادیں؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: کامران بنگش صاحب۔

<u>جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے بلدیات)</u>: Thank you مسٹر سپیکر! میں عنایت اللہ صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، جو کلاز 31 ہے اس کو ذرا Read کرتے ہیں تاکہ جو Ambiguity ہے وہ کلیئر ہو جائے۔ سیکشن 31 ہے:

Extension of transition period of local governments elections.--- The transition period of six months for establishment of new local government system provided under section 120A of the Khyber Pakhtunkhwa Local Government Act, 2013 (Khyber Pakhtunkhwa Act No. XXVIII of 2013) shall be read as two years:

Provided the election or any proceeding incidental thereto or ancillary therewith of any local governments or a vacancy arising therein shall not be conducted during the currency of declaration under section 3 of this Act.

سر! اس میں Clarity کی یہ ضرورت ہے کہ ہم آج سے دو سال کا Transition period نہیں مانگ رہے ہیں، یہ ذرا سی Clarity کی ضرورت ہے۔ سیکشن A 120 میں جو Six months کا Transition period ہے، جو اگست سے شروع ہوتا ہے، Till February and March، اور ہم اگست سے دو سال کا Transition period مانگ رہے ہیں اور یہ بالکل چپکے سے نہیں ہوا، یہ بھی ذرا Clarity رہے اور اس کے اوپر ٹھیک ٹھاک Deliberation ہوئی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وباء کی صورتحال میں جو Uncertainty ہے اور اگر ان دنوں میں ہم الیکشن Conduct کرتے ہیں،

خدانخواستہ اگر Pandemic کی سیچویشن اور سیریس ہو جاتی ہے تو اس کو کاؤنٹر کرنے کیلئے ہم نے یہ کیا، آپ نے بالکل ٹھیک کہا، الیکشن ایکٹ 2017ء کی جو بات ہے اس کے اوپر ہم الیکشن کمیشن آف پاکستان کے ساتھ کوآرڈی نیشن میں ہیں، ہمارا ان کے ساتھ ایک کانسٹی ٹیوشنل کہہ لیں یا لیگل، ایک ہمارا ان کے ساتھ Difference of opinion ہے، ہم ان کو Answer کر رہے ہیں، اگر بعد میں ان کی طرف سے یہ چیز ہوتی ہے In the meantime، میں عنایت اللہ صاحب! آپ کو یہ بتادوں کہ آپ کے ساتھ پچھلے دنوں اس پہ ڈسکشن بھی ہوئی ہے، In the meantime ہم نے Delimitation rules کیبنٹ سے During the pandemic پاس کر لئے ہیں اور وہ ہم نے الیکشن کمیشن کے حوالے کر دیئے ہیں اور انہوں نے Delimitation شروع کر لی ہے، تو اس میں کسی قسم کی بدنیتی نہیں ہے، اس کو آپ سمجھ لیں۔ میں لوکل گورنمنٹ سسٹم سے آیا ہوں اور یہاں پہ بہت زیادہ نمائندگان ہیں جو اس سسٹم سے آئے ہیں، اس کو آپ یہ سمجھ لیں کہ جو Transition period ہے Six months کا، اس کو ہم نے صرف Extend کر دیا ہے Two years، یعنی، August 2021, which is the maximum period، اس سے پہلے اگر یہ Uncertainty clear ہوتی ہے تو ہماری تیاری ہے، ہم نے الیکشن، جو لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013ء ہے اس میں Required amendments ہیں، وہ بھی ہم ساتھ ہی ساتھ کر رہے ہیں، ہم رولز بھی، رولز آف بزنس بھی ہماری تیاری کے مراحل میں ہیں، ہم نے Delimitation rules بھی کیبنٹ سے پاس کر لئے ہیں تو اس کو تھوڑا سا Clarity کی ضرورت ہے، یہ ہرگز آج کی تاریخ سے دو سال تک کیلئے نہیں ہے بلکہ یہ جو اگست 2019ء ہے اس سے دو سال کا Transition period ہم مانگ رہے ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: عنایت اللہ صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: دیکھیں سپیکر صاحب، یہ ان کا مینڈیٹ ہی نہیں ہے، Conduct of Election basically الیکشن کمیشن آف پاکستان کا مینڈیٹ ہے اور اس میں کلیئر کٹ 2017ء کا جو الیکشن ایکٹ ہے، یہ ساری چیزیں کلیئر ہیں تو لوکل گورنمنٹ کے الیکشن کا Conduct وہ بھی ان کا کام ہے، جو جنرل صوبائی اور قومی اسمبلی کے ممبران ہیں ان کا بھی، اس کے حوالے سے ڈیفر کرنے کا کوئی Decision پروانشل گورنمنٹ نہیں کر سکتی ہے، پراونشل گورنمنٹ لوکل گورنمنٹ ایکٹ صرف بنا سکتی ہے، وہ نہیں بنا سکتی ہے، یہ کانسٹی ٹیوشن کے Against کر رہے ہیں، فیڈرل لاء کے

Against کر رہے ہیں، یہ ان کا مینڈیٹ ہی نہیں ہے، یہ Un constitutional ہے، یہ سٹرائیک ڈاؤن ہوگا، اگر ان کو ضرورت ہے، یہ کہتے ہیں کہ یہ الیکشن نہیں ہو سکتا ہے تو یہ لیٹر ان کو لکھیں، Correspondence ان سے کریں، ان کو بتائیں، ریکویسٹ کریں کہ حالات ایسے ہیں کہ الیکشن نہیں ہو پارہا ہے جب تک Pandemic کی severe Situation ہے تو یہ Through correspondence کام کر سکتے ہیں، Through legislation نہیں کر سکتے ہیں، یہ Un constitutional اور Illegal اور Bad legislation آپ کر رہے ہیں جو سٹرائیک ڈاؤن ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کامران بنگش صاحب! آپ۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب، سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه جناب سپیکر، زه به د خپلې خبرې نه مخکښې تاسو ته ریکویسټ اوکړم، ستاسو په دې دفتر کښې چې څومره ډپټی سپیکران دی، د هغوی د ټولو تصویرونه لګیدلی دی، د سپیکرانو تصویرونه لګیدلی دی، په دې لائبریرئ کښې چې د کله نه دا ملک جوړ شوے دے او دا صوبائی اسمبلی په وجود کښې راغلی ده،زه ډیر په افسوس سره دا خبره کوم، حکومت ته خو به ظاهره خبره ده تلوار به وی، د هغوی په حکومت هډو مونږ اعتراض هم نه کوؤ او نه مونږ د حکومت نه ګیله کوؤ ،اګرچې پکار دا ده چې دا لیجیسلیشن په داسې طریقه اونه شی، دا په کومه طریقه باندې حکومت ته دومره تلوار نشته چې څومره تلوار تاسو ته ده او دا ډیره زیاته افسوسناکه خبره ده، تاریخ چې کله لیکلے شی،زه ډیر په احترام سره دا خبره کوم چې د دې کرسئ یو وقعت دے دلته۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب! زه به یو خبره اوکړم جی، بابک صاحب! یو منټ جی، اول خو دا قانون نه وو، نه دغه وو پکښې، دا صرف Time Extension وو، په دې لړ تاسو ځان پوهه کړئ، دا اوګوره، دا صرف Time Extension وو، دا نن لیپس کیدو، دا قانون سازی نه ده شوې نو تاسو غور سره اوګورئ جی۔

جناب سردار حسین: زه خبره کوم بیا به آسانه شی، اول خو زه دا خبره کوم۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه نه، تاسو خبره واؤرئ، ستاسو په خبره زه پوهه شوم جی، خو اکثر تاسو دلته خبره اوکړئ او بیا پخپله واک آؤټ اوکړئ او لاړ شئ جی،نو مهربانی اوکړئ، دابعضې څیزونه دیکښې Extension of time ورکول پکار وی ځکه دا شې پکښے اوشو جی ،نور تاسو چې څومره خبرې کوئ نو اوکړئ جی، رولز به زه فالو کوم۔

جناب سردار حسین: زما خبره واؤرئ، جناب سپیکر! اول خو دا خبره۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب سردار حسین: چې په جمهوری وطن کښې د اسمبلئ په موجودگئ کښې آرډیننس چې دے، دا د جمهوریت په مخ سپیړه ده، نن د هغه آرډیننس وخت ختمیږی او تاسو ئے Extend کوئ، آیا دا د حکومت ذمه داری نه ده چې دا هاؤس خبر کړی، چې دا آرډیننس وو څه شے؟ مونږخو دا مطالبه ستاسو نه کوؤ، ما خو دا آرډیننس د Extend کولو نه حکومت سره مونږه انکار نه دے کړے، نو چې په تاسو باندې دومره تلوار ده چې مونږ د حکومت نه دا تپوس اوکړو چې دې آرډیننس کښې وو څه؟ چې نن ئے ته د دې هاؤس نه Extend کوئ نو آیا دا د دې حکومت ذمه داری نه ده چې دا هاؤس په دې خبره پوهه کړی چې دا آرډیننس د څه متعلق وو؟ زه دا خبره کوم ،یو منټ، یو منټ۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب! نه نه، یو منټ، بابک صاحب، دا ایجنډا چې کومه ده، دا اوس نه ده راغلې، دا ایجنډا یو ورځ مخکښې بس دغه شوې ده، ستاسو په سکرین باندې به وی هم، صرف تاسو ځان، یو وی چې ځان نه پوهه کوئ، تاسو ته د هر څه پته ده۔ جناب کامران بنگش صاحب! آپ Agree کرتے ہیں کہ نہیں کرتے، کامران بنگش صاحب، آپ Agree کرتے ہیں کہ نہیں کرتے؟ کامران بنگش صاحب۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے بلدیات): Thank you سپیکر صاحب۔، بابک صاحب! میں ذرا سا ایشو کے اوپر Explain کرتا ہوں، اس ٹاپک کے اوپر آپ پھر بعد میں بات کرلیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Agree کرتے ہیں، آپ Agree کرتے ہیں؟

معاون خصوصی برائے بلدیات: مسٹر سپیکر، عنایت اللہ صاحب نے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Agree کرتے ہیں کہ نہیں کرتے؟ کامران بنگش صاحب، کامران بنگش صاحب آپ Agree کرتے ہیں کہ نہیں کرتے؟

معاون خصوصی برائے بلدیات: مسٹر سپیکر، میں بول رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ کریں۔

معاون خصوصی برائے بلدیات: مسٹر سپیکر، عنایت اللہ صاحب نے جس ایشو کے اوپر نشاندہی کی ہے، الیکشن ایکٹ 2017ء کے تحت الیکشن کمیشن آف پاکستان، صوبائی حکومتوں کے ساتھ، کیونکہ اٹھارہویں ترمیم ہو چکی ہے، صوبے خود مختار ہیں، صوبے خود مختار ہیں، اپنا فیصلہ خود کریں گے، الیکشن کمیشن آف پاکستان صوبوں کے ساتھ Consultation کرنے کے بعد الیکشن Conduct کریں گے، یہ ہمارا موقف ہے الیکشن ایکٹ 2017ء کے اوپر اور ہم الیکشن کمیشن آف پاکستان کے ساتھ اس کو Takeup کر رہے ہیں۔ Thank you، جی پلیز۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ اگر آپ، ایک منٹ جی، اگر آپ چیختے ہیں، ایک منٹ، ایک منٹ، ایک منٹ، ایک منٹ جی، اگر آپ پریشرائز کرنے کی بات کرتے ہیں۔ (قطع کلامیاں) محمود جان کو کوئی، کسی کا باپ بھی پریشرائز نہیں کر سکتا، میں کسی سے پریشرائز نہیں ہوں گا۔ (تالیاں) آپ جیسے بڑے آئے ہوئے ہوں گے، یہ آپ، یہ چیخنے چلانے کی بات نہیں ہے، چیخنے چلانے کی بات نہیں ہے، نہیں چیخنے کی بات نہیں ہے، اگر آپ چیخیں گے، اگر آپ چیخیں گے، اگر آپ چیخیں گے تو میں موقع نہیں دوں گا۔ چیخنے سے بات نہیں ہو گی، چیخنے سے بات نہیں ہو گی، چیخنے سے بات نہیں ہو گی، چیخنے سے بات نہیں ہو گی، آپ موقع مانگ رہے ہیں میں دیدوں گا۔ میں چیخنے سے بات نہیں کرنے دوں گا، اگر آپ چیخیں گے تو میں موقع نہیں دوں گا، آپ Simple بات کریں گے میں دوں گا۔ ته به څنګه پوهه شی، څوک چې خان نه پوهه کوی، نه پوهیږی، تاسو دا د پښتو وطن دے ، پښتو ماته ته مه ښایه، تا نه زیات زه پښتون یم، تا نه زه زیات پښتون یم او د کرسئ احترام کوم، ته هم د کرسئی احترام اوکړه، کامران! آپ Agree کرتے ہیں یا نہیں کرتے؟

جناب سردار حسین: زه به خپله خبره کوم۔

معاون خصوصی برائے بلدیات: یہ پاس کر لیں، کریں جی، آپ کریں بات۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کامران! تہ Agree کوې، کہ نہ ئے کوې؟

Special Assistant for Local Government: I request to move that Khyber Pakhtunkhwa, Epidemic Control and emergency

جناب ڈپٹی سپیکر: نہ یو منټ، یو منټ، کامران! تہ امنډمنټ سرہ Agree کوې، کہ نہ ئے Agree کوې؟

معاون خصوصی برائے بلدیات: Agree نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Agree نہیں ہیں، اچھا اس طرح ہے کہ اگر آپ چیخنے چلانے پہ کریں گے تو نہیں چلے گا، اگر نارمل آپ بات کریں گے تو میں آپ کو موقع دوں گا، ہاں ٹھیک ہے میں موقع دیتا ہوں لیکن چیخنے چلانے سے کچھ نہیں ہوگا، اگر آپ پریشرائز کرنے کی کوشش کریں گے تو مجھے کوئی پریشرائز نہیں کر سکتا، تمام یہ سن لیں، جی جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: مالہ ئے فلور راکړو۔ جناب سپیکر! زہ دا ریکویسټ کوم چې ګورہ زمونږہ ہم ویښتہ دا دی روان دی پہ سپینډو دو دی نو مونږ لہ ہم خوند نہ راکوی، مونږ لہ ہم خوند نہ راکوی چې مونږ دې داسې خبرہ اوکړو چې ھغہ دې خدائے مہ کړہ د مجلس د ادابو خلاف وی، زما ریکویسټ دا دے چې آرډیننس دلتہ راغلو، پکار دا وہ چې دې ھاؤس کښې ئے، نو کہ تہ زما پہ ھرہ خبرہ-----

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب! یو خبرہ زہ اوکړم جی، یو منټ یو منټ، خبرہ اوکړم جی، تاسو پندرہ منټ خبرہ اوکړہ جی، یو منټ بابک صاحب! پندرہ منټ خبرہ تاسو اوکړہ، دې بل باندې خبرہ اوکړہ نور زہ ناست یم، نیمہ ګھنټہ چې څومرہ خبرہ کوئ اوکړئ، دې بل باندې خبرہ اوکړہ جی، کہ دې بل باندې څہ وایئ بیا زہ ناست یمہ او بل باندې خبرہ اوکړہ جی، ھغې نہ پس چې څومرہ خبرہ کوئ اوکړئ جی۔

جناب سردار حسین: تہ ہم لږ اوخاندہ او زہ بہ ہم لږ اوخاندم چې د دواړو زړہ ښہ شی کنہ، او زہ ہم خوشحالہ یم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ زما عنایت اللہ خان خبرہ اوکړہ، کامران صاحب ہم خبرہ اوکړہ، پکار دا دہ چې پہ 28 اګست کہ زہ غلط نہ یم، پہ 28 اګست باندې د بلدیاتو وخت چې دے، ھغہ ختم شوے دے، دا آئینی تقاضا دہ، Devolution of Power دے، 18th Amendment د لاندې ہم

انتظامی، سیاسی، مالی اختیار چې دے ، دا لاندې Devolve شوے دے ، پکار خو دا وه چې په 28 اګست باندې ټائم برابریدے چې د هغې نه مخکښې په اګست کښې خو نه کورونا وه نه بله وباء وه، خدائے مه کړه، نه بله وباء وه، پکار دا وو چې د هغې نه درې میاشتې مخکښې د حکومت په پارټ باندې Conduction of election is the responsibility of the Election Commission، حکومت دا نه شي وئیلے ، حکومت خو دا نه شي وئیلے چې زه به الیکشن کوم او که الیکشن به نه کوم، دا ذمه واری د الیکشن کمیشن ده خو په حلقه بندو کښې په Delimitation کښې د ویلج کونسلو او په نیبر هوډ کونسلو جوړولو کښې دا کار الیکشن کمیشن نه کوی، دا به حکومت کوی، پکار دا ده چې حکومت دا کړے وے۔ جناب سپیکر! زمونږ دا غوښتنه ده، مرکز کښې هم د دوئ حکومت دے ، صوبه کښې هم د دوئ حکومت دے ، دا Last څلور کاله چې کوم Devolution of Power شوے دے ، دا مونږ لیدلی دی چې مالی دوئ څومره اختیار لاندې ورکړے دے ، انتظامی دوئ څومره اختیار لاندې ورکړے وو او سیاسی دوئ څومره اختیار ورکړے وو؟ جناب سپیکر! چونکه عنایت الله خان دا خبره اوکړه، دوئ نه غواړی چې دا الیکشن دې اوشی، دا چې په 2013ء لوکل باډی ایکټ چې کوم امنډمنټ شوے دے ، په هغې باندې هم زمونږه اعتراض دے ، مونږ خو دا هم مطالبه کړې وه چې دا 'آدھا تیتر اور آدھا بٹیر' لاندې وئیل چې 'Non party basis پہ آئے ہیں اور کہیں Party basis پہ آئے ہیں' دا ضلعې د حکومتونو نه یا د مقامی حکومتونو نه د ضلعې یو پوره ټائیر اوباسی، دا بیا څنګه ممکنه ده چې یو ټائیر تا د ضلعې نه اوباسلو تحصیل ته لاړو بیا د تحصیل د لاندې چې کوم ستا نیبر هوډ کونسل دے یا ویلج کونسل دے ، جناب سپیکر! مونږ دا دوئ ته وایو چې پکار دا ده، داسې لیجسلیشن تاسو کوئی، داسې امنډمنټس تاسو کوئ، دا خو د پی ټی آئی نه کوئ، دا خو د دې صوبې د پاره کوئ، دا د یو وخت د پاره تاسو نه کوئ د ټول عمر د پاره ئے تاسو کوئ، پکار دا ده چې په دې لیجسلیشن کښې هم ستاسو تعداد برابر دے ، 96 ستاسو تعداد دے ،که مونږه ټول هم ستاسو خلاف یو نو تاسو نه خو ووټ کښې ګټلې نه شو، تاسو ته چې کوم حکم کیږی، تاسو به د هغې تعمیل کوئ، لهذا مونږه دا

ریکویسټ کوؤ، ستاسو نه هم، د حکومت نه هم چې کوم لیجسلیشن مونږه کوؤ، کوم ایکټ مونږه دلته راوړو، کوم بل مونږه دلته راوړو او د ایکټ په شکل هغه اختیاروئ، په هغې Collective wisdom ډیر زیات ضروری دے۔ جناب سپیکر! دا چې Collectively responsibility د ټول هاؤس ده نو بیا په دیکښې Collective wisdom ولې نشته، دا ولې سولو فلائټ دے، دا ولې آسمانی فیصلې دی ؟نو زمونږه دا ریکویسټ دے، کامران خان Young man دے، I appreciate him, now he got one more portfolio، زمونږه ورسره همدردی ده، زمونږه ورسره هیڅ دغه نشته، زما امید دے ان شاءالله چې په دې ایکټ کښې تاسو کوم امنډمنټ راوستې وے، په دغه کښې به هم تاسو اپوزیشن سره کښینئ او یو متفقه فیصله اوکړئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب کامران صاحب۔

جناب احمد کنڈی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر، ایک ایک منٹ اس اسمبلی کا بڑا قیمتی ہے اور بڑی Constructively debate جاری ہے، آپ کا اس میں بڑا رول ہے، جناب سپیکر، ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ جو چیز آپ جس طرح کررہے ہیں ٹھیک ہے آپ کا اختیار ہوگا، لیکن آپ کا اپنا رول 111 کہتا ہے، میں نے پہلے بھی کہا ہے، یہ آرڈیننس جب آپ لاتے ہیں، جس طرح انہوں نے کہا ہے کہ یہ ہماری کوئی اچھی روایت نہیں ہوگی، چلیں ایمرجنسی ہوگئی ہے تو آپ لے آئے ہیں، اس میں کلیئر کٹ کہتے ہیں آپ کو اس کی جو کاپی ہے، ممبرز کو دینا پڑی گی جب یہ Promulgate ہوتا ہے گورنر سے، ہر ممبر کو کاپی دینا پڑیگی، یہ پانچ دفعہ میں نے کہا ہے، پانچ دفعہ (تالیاں) جناب سپیکر، دیکھیں، یہ آپ کی کرسی کی بھی بے توقیری ہوتی ہے، ہمیں بھی اچھا نہیں لگتا، ہم یہاں پر آئے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ Constructive باتیں ہوں، امنڈمنٹ اس وقت تک نہ آئے جب تک اس پر ڈیبیٹ نہ ہو، سیکرٹری سے کم ازکم یہ کہیں، سر، آرڈیننس، کوئی بھی آرڈیننس ہو، میں نے پانچ دفعہ یہ بات کی ہے اور اس پر بالکل آپ لوگ غور نہیں کررہے ہیں، جب بھی یہ آرڈیننس نکلے، ہمیں اس کی کاپی دے دیں تو کوئی ایشو نہیں بنے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کنڈی صاحب! ویب سائٹ پر اس کی کاپی موجود ہے، لیکن میرے خیال سے آپ کو فوٹو کاپی نہیں دی، ویب سائٹ پر موجود ہے لیکن میں سیکر ٹریٹ کو انسٹرکٹ کرتا ہوں کہ آپ کو کاپیاں دے دیا کریں گے۔ جی، نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! 2017 کا الیکشن ایکٹ جو ہم نے بنایا تھا، تمام سیاسی جماعتوں نے مل کر بنایا تھا اور مجھے بھی یہ اعزاز حاصل ہے کہ میں اس کمیٹی کی ممبر تھی اور میں یہ بھی Appreciate کرتی ہوں کہ تحریک انصاف نے اس میں بڑا Active role ادا کیا تھا، ہمارے آج کل کے صدر علوی صاحب ہمارے ساتھ اس میں ممبر تھے، اس کمیٹی کے اور اس میں ہم نے کلیئر کٹ لکھا ہے کہ لوکل گورنمنٹ کے الیکشن ہر، جب اس کا Tenure ختم ہوگا تو 140 days کے بعد اس کا الیکشن ہوگا، یہ الیکشن لاء میں لکھا ہوا ہے اور اس میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ اگر ایسے حالات ہوں گے تو تین مہینے ہم اس کو Delay کر سکتے ہیں، تو جس طرح عنایت اللہ صاحب نے پوائنٹ اٹھایا کہ یہ آپ نہیں کر سکتے کیونکہ یہ مرکز کا لاء ہے، آپ کے پاس تو آپ کس طرح دو سال کیلئے اس کو کر سکتے ہیں؟ دوسری بات یہ ہے کہ یہ آپ آئین کے پابند ہیں کہ آپ نے لوکل گورنمنٹ کا الیکشن کرنا ہے، یہ الیکشن کمیشن کا کام ہے، یہ ہماری صوبائی گورنمنٹ کا کہ ہم اپنے اس میں جو بل ہے یا ہمارا جو ایکٹ ہے ہم اس میں Delay میں لائیں، کیونکہ الیکشن کنڈکٹ کرنا الیکشن کمیشن کا کام ہے، الیکشن کمیشن نے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ حالات ملک میں ایسے ہیں کہ ہم الیکشن کر سکتے ہیں یا نہیں کر سکتے، کورونا کے حالات کے پیش نظر ہم نے کب کرنے ہیں، کب نہیں کرنے ہیں؟ تو یہ ان کا کام ہے، ہمارا کام نہیں ہے کہ ہم نے کرنا ہے، تو یہ لاء اگر آپ بنا رہے ہیں کہ ہم نے دو سال کیلئے نہیں کرنا تو یہ آپ زیادتی کر رہے ہیں۔ دوسرا ایشو جو آپ کہہ رہے ہیں یہ آج Lapse ہو رہا تھا، یہ آرڈیننس تھا، نہیں بل پر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! آپ آرڈیننس پر بات نہ کریں، کامران صاحب! آپ اس سے Agree کرتے ہیں؟ ورنہ میں ووٹ کیلئے Put کرتا ہوں، Agree کرتے ہیں کہ ووٹ کیلئے ڈالوں؟

معاون خصوصی برائے بلدیات: ہم Agree نہیں کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Agree نہیں کرتے میں ووٹ کرتا ہوں۔

The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.

Members: Yes.

Mr. Deputy Speaker: Those who are against it may say ‘No’.
Members: No.

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب! کاؤنٹ کریں۔ عنایت اللہ صاحب کی امنڈمنٹ کے حق میں جو ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر جو اراکین تحریک کے حق میں تھے وہ اپنی نشستوں کے سامنے کھڑے ہو گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب! کاؤنٹ کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی آپ تشریف رکھیں۔ جو حکومتی سائیڈ پر ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر جو اراکین تحریک کے مخالفت میں تھے وہ اپنی نشستوں کے سامنے کھڑے ہو گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کاؤنٹ کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Deputy Speaker: Defeated, 38 and 20, defeated. ‘Noes’ have it. The amendment is dropped and the original Clause 31 stands part of the Bill. Clause 30: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 30 and 32 to 43 of the Bill, therefore, question before the House is that Clauses 30 and 32 to 43 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 30 and 32 to 43 stand part of the Bill, Long Title and Preamble and schedule also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا وبائی امراض کی روک تھام و فوری امداد مجریہ 2020 کا پاس کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: ‘Passage Stage’: Honourable Minister.

Special Assistant for Local Government: I request to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Epidemic Control and Emergency Relief Bill, 2020 may be passed.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Epidemic Control and Emergency Relief Bill 2020 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(قہقہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: عائشہ بانو، عائشہ بانو، یہ اس طرح جو ہنسی ہے یہ اسمبلی کے فلور پہ بالکل قابل برداشت نہیں ہے، یہ بچوں کی محفل نہیں، جس طرح آپ قہقہے لگا رہے ہیں، جو بھی ہے میں اسے باہر بھیج دونگا، بالکل میں آپ کو باہر بھیج دونگا جو بھی یہ کر رہا ہے۔

محترمہ عائشہ بانو: جناب سپیکر صاحب، بہت بہت شکریہ۔ میرے محترم ایم پی اے صاحب نے لکی مروت کے نام بدلنے کی جو بات کی، میرا اپنا تعلق لکی مروت سے ہے اور ہمارے وہاں آباؤاجداد کافی زمانے سے، وہیں پر ہماری پراپرٹی ہے، جائیداد ہے، سب کچھ ہے، جو نام بدلنے کی بات ہے اس پر میں یہ بات کرونگی کہ میں نے چیف منسٹر صاحب سے بات کی ہے اور ان کو Confidence میں لیا ہے اور ان شاء اللہ وہی ہو گا جو وہاں کے علاقے کے مکین چاہیں گے، وہی ہو گا جو کہ وہاں کے میجارٹی کے لوگ چاہیں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں نثار گل صاحب، سب کو دے رہا ہوں، مولانا صاحب، سب کو دے رہا ہوں۔

میاں نثار گل: Thank you جناب سپیکر، میرا جو پوائنٹ آف آرڈر ہے، مجھے تھوڑی اکبر ایوب صاحب کی توجہ بھی چاہیئے، یہ ایشو بڑا Sensitive بھی ہے، وہ اس لئے کہ آپ کو پتہ ہو گا کہ کوہاٹ ڈویژن میں تقریباً دس دن سے تیل اور گیس بند تھی، پھر اکبر ایوب صاحب کا بھی شکریہ، سلطان خان کا بھی شکریہ، حکومت کا بھی کہ لویہ جرگہ اور حکومت کے درمیان مذاکرات ہوئے، اس رات کو جس رات، جس دن بجٹ پیش ہوا، جناب سپیکر، اس میں یہ فیصلہ ہوا کہ کچھ روڈز منظور ہونا تھے، میں اس چیز کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایمر جنسی میٹنگ رکھی، Administrative approval جو 57 کروڑ روپے تھے، ایک شہداء روڈ تھا جو تقریباً 27 کروڑ روپے کا تھا، اس کی Administrative approval کر دی، میں نے خود لیٹر لکھا، سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو کے پاس گیا میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، انہوں نے ایکسئین کو لیٹر لکھا کہ جتنا جلد سے جلد ہو یہ ٹینڈرز لگائے جائیں ایسا نہ ہو کہ دوبارہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہو، مجھے پتہ نہیں کہ وہ کس طریقے سے آیا ہوا ہے، انہوں نے چیف انجینئیر کو خط لکھا کہ مجھے یہ بتایا جائے کہ یہ دونوں ٹینڈرز اکٹھے لگا سکتا ہوں کہ نہیں لگا سکتا؟ جناب سپیکر، وہ یہ چاہتا ہے کہ کرک میں دوبارہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ بن جائے اور پھر لوگ سڑکوں پر نکل آئیں، ایک سال سے میں نے اس کو دیکھا نہیں ہے کہ وہ

کرک میں ہوتا ہے یا نہیں ہوتا؟ جناب سپیکر، میں یہ نہیں کہنا چاہتا، آپ کو بھی پتہ ہے کہ جب ہم اور آپ لوگ اسی طرح پراجیکٹ منظور کرتے ہیں تو ڈیپارٹمنٹ کا فائدہ ہو گا یا نقصان ہو گا، وہ جانے، لیکن کم از کم ایک ایکسئین کو ایک ایم پی اے خط لکھتا ہے، لویہ جرگہ کا چیئرمین خط لکھتا ہے کہ براہ مہربانی جتنا جلد ہو یہ ٹینڈرز آپ لگوا دیں اور یہ Administrative approval آپ کے پاس پڑی ہوئی ہے، حکومت نے راتوں رات منظور کر لی، صوبائی حکومت کا اس سلسلے میں میں شکریہ ادا کرتا ہوں، صوبائی حکومت کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں، چالیس کروڑ روپے MOL نے بھی بھجوا دیئے، 17 کروڑ روپے صوبائی حکومت نے بھی دے دیئے لیکن تقریباً بیس دن سے وہ ٹینڈر اخبار میں نہیں آرہا ہے، میں اکبر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب ایسے لوگ آپ کے ضلعوں میں ہوں گے، ایسے ایکسئین آپ لوگ لگائیں گے تو پھر تو میرے خیال میں حکومت کیلئے مسائل پیدا ہوں گے، اس کی آپ انکوائری کریں، اس کو بلوائیں، آپ سیکرٹری سے بھی پوچھیں کہ کیا وجہ تھی کہ انہوں نے ابھی تک یہ Administrative approval بھی میں آپ کو دے رہا ہوں کہ کیا وجہ تھی کہ ابھی تک وہ چیف انجینئر کو خط لکھ رہا ہے کہ مجھے بتایا جائے کہ ایک دن یہ ٹینڈر لگالوں یا دو دن لگالوں، جناب سپیکر، ایک روڈ شہداء روڈ ہے، باجوہ صاحب آئے ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں، پورے پاکستان کے جو جنرل ہیں وہ اس گاؤں میں آئے تھے کہ جس گاؤں کے چار شہید ہو گئے تھے اپنے بارڈر کی حفاظت کرنے کی خاطر، انہوں نے ادھر روڈ کا اعلان کیا، یہ روڈ بھی اس میں شامل ہے اور یہ روڈ، دوسرا روڈ بھی شامل ہے اور ابھی تک اس کا ٹینڈر نہیں ہو رہا ہے، میرے خیال میں اس میں ڈیپارٹمنٹ کا تقریباً نو دس کروڑ کا فائدہ ہو گا۔ اکبر ایوب صاحب! آپ کو پتہ ہے کہ میزوں کے نیچے کس طرح ٹینڈروں کے کمیشنوں کے پیسے ان کو ملتے ہیں؟ ہم احتجاج کرتے ہیں، ہم روڈوں پر بیٹھتے ہیں اور پھر بھی ہمارے علاقوں کے یہ ٹینڈرز نہیں لگتے، تو پھر دوبارہ تیل بند ہو گا، دوبارہ سے ہم روڈوں پر جائیں گے، اس کی آپ انکوائری کرلیں اور اس سے پوچھیں کہ میں نے خط لکھا، میں سیکرٹری کے پاس گیا، میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، انہوں نے بھی ان کو فون کیا لیکن آج تک اس نے مجھے جواب بھی نہیں دیا کہ میں کیا کرتا ہوں کیا نہیں کرتا ہوں؟ بہت شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: اکبر ایوب صاحب۔

<u>جناب اکبر ایوب خان (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: جی شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، محترم میاں نثار گل نے جو شکایت لگائی ہے وہ Facts تو میرے سامنے نہیں ہیں لیکن بالکل جائز لگتے ہیں اور On

part of XEN leaks نظر آتا ہے اور کوئی Reason سمجھ نہیں آتا کہ ایک ٹینڈر لگائیں گے یا دوٹینڈر لگائیں گے، یہ تو کوئی کوئسچن ہی نہ ہوا تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ایک تو میں یہ جو بھی آپ کا مسئلہ ہے یہ وزیر اعلیٰ صاحب کے نوٹس میں لاؤں گا، Because he is the concerned Minister for Communication and Works. اور سیکرٹری صاحب سے بھی میں آج ہی بات کروں گا اور ہم اس چیز کو Inquire کرائیں گے کہ یہ کیا Reason ہے Why this man using delaying tactic?، اور پھر سے یہ بالکل بات صحیح کر رہے ہیں کہ ایک لاء اینڈ آرڈر کی سیچویشن یہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے پیدا ہو جاتی ہے اور ایک بڑے اچھے ماحول میں ان کا حکومت سے ایگریمنٹ ہوا ہے اور حکومت کی کمٹمنٹ ہے اور اس کو بالکل ٹائم کے اوپر بروقت اس کمٹمنٹ کے اوپر عمل ہونا چاہیئے، میں میاں صاحب، آپ کو یقین دلاتا ہوں ان شاء اللہ تعالیٰ اس کے اوپر ہم ایکشن لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! میں نے ایک سوال بھی لکھا تھا لیکن شاید وہ کہیں، اس کو سر سبز نہیں ہوا، میں آپ کے توسط سے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جتنی گاڑیاں بھی ابھی تک پکڑی گئی ہیں وہ کہاں پہ ہیں، کہاں پہ انہوں نے سٹور کی ہوئی ہیں، اور مجھے اس کی پوری تفصیلات چاہیئے کہ انہوں نے یہ گاڑیاں کس کس کو دی ہیں، کن آفیسرز کو دی ہیں، کون سی جگہ پہ رکھی ہوئی ہیں اور کتنی گاڑیاں ابھی تک، تو وہ جو گاڑیاں انہوں نے پکڑی ہیں اور ان گاڑیوں کا انہوں نے کیا کیا ہے؟ آپ اس پہ مجھے رولنگ دیں گے، آپ ان سے یہ پوچھیں گے کہ اس کا جواب دیں اور دوسرا جناب سپیکر صاحب، اس کے ساتھ جڑی ایک اور بات ہے، آپ کی کرسی ہمارے لئے بہت احترام کی کرسی ہے، جناب سپیکر صاحب، یہاں پہ میں نے بارہ سال کی بچی کے متعلق میں نے اور ملیحہ اصغر نے، سمیرا شمس نے میری تمام اپوزیشن کی ہماری خواتین نے وہاں کی خواتین نے اس بات پہ احتجاج کیا، سپیکر مشتاق غنی صاحب نے رولنگ دی کہ پولیس ایک دن کے اندر رپورٹ دے، آج پھر دوسرا واقعہ ہوا ہے جناب سپیکر، کہ چار سال کے بچے کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، جناب سپیکر صاحب، کب تک ہم ان لوگوں کو، ہم اپنے بچوں کو اس قسم کے فعلوں میں سے گزارتے رہیں گے اور ہم کب تک اپنے بچوں کا ماتم کرتے رہیں گے؟ وہ بچہ جوان ہوگا، پھر وہ دوسرے کو Victim بنائے گا، جناب سپیکر صاحب، آپ اس پر ان دونوں چیزوں کی یہ رولنگ دیں، پولیس سے بھی پوچھیں کہ انہوں نے مشتاق غنی صاحب

کی بات کیوں نہیں مانی؟اور دوسری بات یہ کہ ان گاڑیوں کے متعلق بھی ہمیں پورے طریقے سے آگاہ کیا جائے۔Thank you ،جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Thank youسب سے پہلے تو میں یہاں پرنچی کا ذکر کروں گا کہ یہ ایک بہت ہی ایسا واقعہ ہے کہ جس کی وجہ سے نہ صرف ہمارا صوبہ بلکہ پورا پاکستان افسردہ ہے، لیکن شاید آپ کے ٹیبل پہ اس کی کاپیاں پڑی ہوئی ہیں، یہCirculate کردی گئی ہیں،اس کی رپورٹ آگئی ہے آپ چیک کرسکتی ہیں اس کی رپورٹ ٹیبل پہ ہے، بچی والے کیس کی رپورٹ آگئی ہے، آپ چیک کر سکتی ہیں۔ دوسری بات، (مداخلت) ایک منٹ مجھے بات کرنے دیں، جناب! اس لئے آپ کو طریقہ ہی نہیں آرہا مولانا صاحب، دوسری بات، میرے خیال میں منسٹر غزن جمال صاحب موجود نہیں ہیں تو جس طرح آپ نے کہاہے تو میں ڈیپارٹمنٹ کوڈائریکٹ کرتاہوں کہ ایکسائزاینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ پوری تفصیلWithin a week میرے آفس پہنچائیں کہ ہمارے Last tenure میں کتنی گاڑیاں انہوں نے پکڑی ہیں، کتنی ان کے پاس ہیں، کس کس آفیسر کے پاس ہیں اور کہاں پہ وہUtilize ہورہی ہیں؟تو Within a weekاس کی کاپی میرے آفس پہنچنی چاہیئے۔جناب نثار مہمند صاحب! میں نے نام لکھے ہوئے ہیں جی، آپ کانام ہے، نثار مہمند صاحب، میں سب کو موقع دے رہاہوں، مولاناصاحب! آپ بیٹھیں، میں بتا رہاہوں کہ آپ کو موقع دے رہاہوں،آپ کو کہیں جانے کی جلدی ہے، کہیں بھاگ رہے ہیں؟ جی نثار مہمند صاحب۔

جناب نثاراحمد: شکریه. جناب سپیکر صاحب! د نن نه تقریباً څو ورځې اوشوې چې زمونږ د ضلع مهمند مشران په روډونو باندې ناست دی، په میډیا هم راروان دی، په سوشل میډیا هم راروان دی، په پنځویشتم ترمیمی بل کښې مونږ سره دا وعده شوې وه چې ستاسو سره کوم مراعات دی او تاسو چې د ټیکسز زون کښې دغه ټول مراعات به تاسو ته د راتلونکی لسو کالو پورې ملاویږی، لهذا نن زمونږ د هغه خلقو نه چې هغوئ شهیدان ورکړی دی، هغوی کنډې شوی دی، د هغوی د رزق هغه چولها د هغې نه روانه شوه، هغې ته سپیشل خاصه دار ورکړی وو، هغه ئې د هغې تنخواګانې ئې بند کړی دی، لهذا زما تاسو ته ریکویسټ دے چې تاسو رولنګ ورکړئ او هغوی ته خپلې تنخواګانې کهلاؤ شی

چې د هغوی هغه خپلې چولهې پرې روانې شی، د شهیدانو کنډې رنډې دی او هغوی قربانئ ورکړی دی، وطن ته نو دغه زما ریکویسټ دے هاؤس ته۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت صاحب! تاسو جواب ورکړئ، شوکت صاحب! ریسپانډ کړئ لږ.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): دوئ چې کوم خبره اوکړه، ستاسو او سر! دا خاصکر د خاصه دارو حوالې سره تاسو سره دا ایشو خو شته خو ظاهره خبره ده، دې د پاره به څه په دې کار کول غواړی ځکه چې ډائریکټ داسې رسپانس کول زما د پاره هم گران دی، حکومت د پاره هم گران دی، په دې ډیره زیاته خبره د دوی صحیح ده جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو داسې اوکړئ چې دا نثار مهمند صاحب سره کښینئ جی تاسو کښینئ او د هغوی پوائنټ واؤرئ چې څه لیګل طریقه وی، هغه اپناؤ کړئ جی، سوری نثار مهمند صاحب! تاسو شوکت یوسفزئ سره به کښینئ او په دې به خبره اوکړئ جی۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب!

وزیر محنت وافرادی قوت: لیکلی ورکړئ، تجویز ورکړئ چې څه دوی غواړی، چې هغه شان بیا په هغې باندې مونږ غور کوؤ ان شاءالله، چې څه کیدې شی، دومره ئے کړی دی، مونږه دومره چې هغوی ته Permanent دغه ورکوؤ، ان شاءالله نور به ورکوؤ۔

جناب نثار احمد: څنگه د رکړو ؟

وزیر محنت وافرادی قوت: Written راکړئ تاسو نو هغې باندې به بیا مونږ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک شوه۔ جی کامران بنگش صاحب!

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے بلدیات): شکریہ مسٹر سپیکر، Thank you کہ آپ نے مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کا موقع دیا۔ پچھلے اجلاس میں احمد کنڈی صاحب نے ایک اہم ایشو کی طرف نشاندہی کی تھی اور یہ اللہ کا کرم ہے، انہوں نے ایک بڑی اچھی Terminology استعمال کی تھی کہ گریٹر پاکستان، تو الحمد للہ پاکستان تحریک انصاف کی جو صوبائی حکومت ہے یا وفاقی حکومت ہے، وہ بالکل اسی طرف جارہی ہے، کل کے Executive Committee of the National

Economic Council, (ECNEC) کی کل کی جو میٹنگ تھی، ایگزیکٹیو کمیٹی کی، اس میں صوبہ خیبر پختونخوا کیلئے دو بڑے پراجیکٹ Approve ہوئے ہیں جناب سپیکر، اور یہ صوبائی حکومت، بالخصوص وزیر اعلیٰ صاحب کی کاوشیں اور وزیر اعظم کے ہم مشکور ہیں، اس ہاؤس سے میں شکریہ ادا کرتا ہوں وزیر اعظم صاحب کا کہ انہوں نے یہ دو پراجیکٹس ایک جو ہمارا انٹرنیشنل ٹریڈ ہے جس میں سپیشلی ہمارا سنٹرل ایشیاء کے ساتھ جو ٹریڈ جا رہا ہے، جو کوریڈور 5 اینڈ 6 (CAREC) Central Asia Regional Economic Cooperation (CAREC) کے تحت جو روڈز بننے جا رہے ہیں خیبر پاس اکنامک کوریڈور یہ ہماری ایک بہت بڑی Success ہے، الحمدللہ اس KPEC کے تحت 48 کلو میٹر فور لائن روڈ جو کہ پشاور سے خیبر پاس کے تھر وطور خم تک جائے گا اور آگے ان شاء اللہ دوشمبے تک یہ روڈ جائے گا، (تالیاں) جس سے خیبر پختونخوا کی Economic Revitalization اور Improvement ان شاء اللہ Next level تک جائے گی۔ اس کے میں آپ کو چند خدوخال بتاتا ہوں اور اس کیلئے صوبائی حکومت نے جو وفاقی حکومت کے سامنے جو زبردست طریقے سے اس کیس کو اٹھایا ہے، کنڈی صاحب! اس سے لگ بھگ ایک لاکھ لوگوں کو روزگار ملے گا، خیبر پختونخوا کے ایک لاکھ لوگوں کو اس سے روزگار ملے گا اس کے علاوہ اس کا جو Worth ہے وہ کوئی 460 ملین ڈالرز اس سے یہ روڈ بنے گا اور ان شاء اللہ جس تیزی کے ساتھ اس کے اوپر کام ہو رہا ہے، اس سے امید ہے کہ ہمارے ہی Term میں خیبر پختونخوا کی اس حکومت کا جو موجودہ Term ہے، اس میں یہ کمپلیٹ ہو جائے گا اور اس سے جو نہ صرف یہ ایک کوریڈور ہے، کوریڈور 5 اور 6 کی جو میں نے بات کی ہے، بلکہ اس میں ماربل کی ایک پوری انڈسٹریل اسٹیٹ بننے جا رہی ہے اور ساتھ ہی ساتھ ساٹھ ہزار سے ایک لاکھ جو لوکل سمال اینڈ میڈیم انٹرپرائزز کے جو ہمارے ریزیڈنٹس ہیں جو سپیشلی خیبر پاس اور جو قبائلی اضلاع کے ہمارے لوگ ہیں، ان کو Industrial revitalization میں ان کو مدد ملے گی۔ تو یہ کل ایک بہت بڑی Achievement ہوئی ہے اور ان شاء اللہ خیبر پختونخوا جو خیبر پاس اکنامک کوریڈور ہے اس سے ہم سنٹرل ایشیاء کو Access کریں گے اور ادھر ٹریڈ کے اور انڈسٹری کے نئے دور کا آغاز ان شاء اللہ شروع ہو جائے گا۔ یہ کل ECNEC سے ایک Approval ہوئی جو کہ ہمارے انٹرنیشنل ٹریڈ کا جو وژن ہے، اس کو ریفلیکٹ کر رہی ہے۔ دوسرا پراجیکٹ جو کل ECNEC سے Approve ہوا ہے وہ سوات ایکسپریس وے فیز 2 ہے، یہ ایک فیز جو کمپلیٹ ہو چکا ہے، اس کے بارے میں بھی دو دن سے ایک افواہ پھیلائی جا رہی ہے کہ پتہ نہیں

اس روڈ میں کریکس آ چکے ہیں جو کہ ایک من گھڑت سی سٹوری کچھ میڈیا چینلز نے اس کو کیا ہے، سوات ایکسپریس وے جو فیز2 ہے جو چکدرہ سے لیکر فتح پور تک تقریباً 80 کلو میٹر بن رہا ہے، اس سے آپ ایک Aspect کو دیکھ لیں کہ انٹرنیشنل ٹریڈ کو جو سنٹرل ایشیاء کے ساتھ ہمیں Connect کر رہا ہے، دوسرا جو ہمارا Inward tourism کا جو ہمارا بہت بڑا پوٹینشل ہے، خیبر پختونخوا کو اللہ تعالیٰ نے قدرتی وسائل سے جو مالا مال کیا ہوا ہے، اس سے ہماری ڈومیسٹک اور نیشنل اور انٹرنیشنل ٹورازم کو بہت بڑی تقویت پہنچے گی تو یہ جو پراجیکٹ ہے سوات ایکسپریس وے فیز2، اس کے 37 بلین روپے اس کا جو 80 کلو میٹر فور وے لین ہے اور 20 ملین روپے اس کی Land acquisition کیلئے ہیں، یہ بھی کل ECNEC سے Approve ہوئے ہیں، یہ بھی خیبر پختونخوا کے سیاسی طور پر اور ان شاء اللہ جو Economic revitalization ہے خیبر پختونخوا کی، اس میں بڑا اہم رول ادا کرے گی۔ میں ایک دفعہ پھر سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن ان کا جو پوائنٹ آف ویو تھا، وہ من وعن خیبر پختونخوا کی حکومت پاکستان تحریک انصاف کی صوبائی اور وفاقی حکومت اس کو من وعن اسی راستے پر جا رہی ہے، الحمد للہ ہم بالکل کلیئر ہیں کہ خیبر پختونخوا کو ہم Economically کیسے Stable بنائیں گے، میں ایک دفعہ پھر سے شکریہ ادا کرتا ہوں وفاقی حکومت کا بھی اور اس ہاؤس کا بھی کہ وہ ایسے ایشوز سامنے لاتے ہیں جن کے اوپر خیبر پختونخوا کی حکومت Already کام کر رہی ہے۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وقار خان صاحب! ایک منٹ، پوائنٹ آف آرڈر پر آپ سب آج بات کرتے جائیں لیکن میں ترتیب سے جاؤں گا۔ وقار خان صاحب۔

جناب وقار احمد خان: شکریه جناب سپیکر صاحب! جناب کامران بنگش صاحب د ټورازم خبره اوکړه، د دې کووډ-19 وجې نه ملاکنډ ډویژن خصوصاً او بیا سوات چې دے، په ټورازم باندې آباد دے او د دې کووډ-19 د وجې نه هغه ټول ماحول هلته کښې داسې دے چې بے روزګاری ډیره شوه او په دې تیر وخت کښې څه کسان میلمانه به تله، هلته کښې کالام ته اورسیدل، میاندم ته اورسیدل او بیا انتظامیه هلته کښې په هغوی باندې جرمانې لګولی دی، نو زما دا خواست دے حکومت ته چې مهربانی دې اوکړی دا درې، څلور میاشتې ډیرې حساس وی، مونږ ته پته ده، د ایس او پیز لاندې دې هغوی ته اجازت ورکړی ځکه چې هلته کښې ټول معیشت دار و مدار چې دے، هلته کښې د خوراک دار و مدار چې

دے ، په دغه ټورازم باندې دے نو هغه خلقو سره دې دا زیاتې نه کوی چې بیا پرې چهاپې وهی او بیا پرې جرمانې لګوی نو هغوی له دې دا Space ورکړی چې یره دا میلمانه ځی یو خو میلمانه چې د اسلام آباد نه او د لاهور نه راروان شی نو اول خو دا خبره سړے حیران کړی چې هغه څنګه هلته اورسی نو چې هلته اورسی نو په هغه لوکل خلقو باندې ټول بوجه راشی او هغه جرمانه کړی، پکار ده چې دا میلمانه دلته کښې بند کړی، Stuck کړی چې نه ځی نو هلته کښې به هغوی جرمانه کیږی نه، زما دا خواست دے چې د هغوی سره دې خصوصی دې طرف ته دې توجه ورکړے شی او دغه خلق چې کوم متاثره دی، د هغوی سره خصوصی ریلیف اوکړی، دوی خو د ریلیف خبرې کوی خو دا ټورازم ډیپارټمنټ چې کوم دے او هلته کښې ټورازم دے او هلته کښې-----

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو کښینئ جی، تاسو کامران بنګش صاحب ،بیا ریسپانډ کوئ جی۔

جناب وقار احمد خان: ټهیک ده جی او ورسره بے روزګاری ډیره شوه او دا کوم ډرائیوران چې دی، ټول خلق د هغې نه متاثره شوی دی، بے روزګاری ده نو هغوی له دې هم خصوصی په دیکښې ریلیف ورکړے شی، په دې کوم احساس پروګرام کښې په هر څه طریقه چې وی خو Compensate دې شی خلق، نو ډیره مهربانی به وی ستاسو جی، ستاسو ډیره مهربانی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ عصام الدین صاحب۔

حافظ عصام الدین: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، امید ہے کہ دو تین منٹ مجھے آپ دیں گے کیونکہ کچھ ضروری مسائل ہیں، ساؤتھ وزیرستان میں تو سب سے ایک اہم ایشو جو ہے وہ جو لوکل گورنمنٹ کی جو ویلج کونسلز، یونین اور نیبر ہوڈ کونسلز بنی ہیں، تقریباً اس میں ہماری پوری ایک تحصیل غائب تھی، وہ سرے سے ریکارڈ پر ہی نہیں آئی تھی، یہ وہاں پر جو Delimitation announcement ہوئی تھی یہ اس کے ناقص ہونے کی بنیادی علامت تھی، پھر دو تحصیلیں ایسی ہیں کہ ایک ہماری پوری شوال تحصیل ہے، مکین تحصیل سرے سے غائب تھی، Delimitation سے جو اناؤسمنٹ ہوئی تھی، پھر ہماری شوال جو پوری ایک تحصیل، اس کی اناؤسمنٹ ہو چکی ہے، وہاں تحصیل کا ہیڈ کوارٹر بھی بنے گا، وہ ایک ویلیج کونسل ہے اور وہ بھی بذات خود نہیں ہے بلکہ ایک دوسرے چھوٹے سے علاقے کے ساتھ وہ ملحق کی ہوئی

ہے اور اسے ویلیج کونسل کی حیثیت دی ہوئی ہے اور ہمارے ہاں بڑے بڑے بازار ہیں، مکین بازار ہے، سرا روغہ بازار، برونڈ اور اسی طرح مولخان سرائے جیسے بڑے بڑے بازار ہیں، ہمارے پورے فاٹا میں جو سب سے بڑا حلقہ ہے وہ پی کے 113 ہے، ایک بھی نیبر ہوڈ کونسل نہیں ہے، جبکہ ساؤتھ وزیرستان کا جو دوسرا ہمارا حلقہ ہے، اس انضمام سے پہلے، یعنی وہاں جو حساب ہوتا تھا، ہمارا جو محسود ایریا تھا وہ پچھتر پوائنٹس شمار ہوتا تھا، دوسرا حلقہ پچیس پوائنٹس، جبکہ ابھی دوسرے حلقے کو اور بھی زیادہ دینی چاہیئے تھیں، ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ اس سے یہ ظلم ہو، اس کو نہیں دینی چاہیئے تھیں، انہیں سولہ نیبر ہوڈ کونسلز دی ہیں اور ان کو اڑتالیس نیبر ہوڈ کونسلز اور ویلج کونسلز دی ہیں، جبکہ وہاں پر اڑتالیس تھیں اور ہماری انچاس تھیں، جو ایک مکین تحصیل غائب تھی وہ اگر پانچ چھ ویلج کونسلز اس کی شمار کر دی جائیں تو یہ چھپن ہوں گی، تو اس حوالے سے میں نے یہ ایک اہم بات کی ہے اس پر خصوصی ایکشن لیا جائے۔ ایک دو اور انتہائی اہم مسئلے ہیں اگر حکومت ان مسائل پر فی الفور توجہ نہیں دے گی تو یہ مسائل بگڑیں گے، حکومت اور انتظامیہ کیلئے مسائل بنیں گے، فاٹا میں چونکہ مر جر ہو گیا ابھی، اس کے بعد چونکہ وہاں زمینی حدود ہیں، قومیں ہیں، مختلف قومیں آباد ہیں، زمینی تنازعے اٹھتے ہیں اور انتظامیہ بروقت موقع پر حرکت میں نہیں آتی ہے، ہمارے ساؤتھ وزیرستان میں ایسے ہی دو قوموں کا آمنا سامنا ہوا اور بھاری اسلحہ ایک دوسرے پر استعمال کیا، انتظامیہ خواب غفلت میں سو رہی ہے، کسی کو کوئی فکر نہیں ہے، جانی نقصان بھی ہوا لیکن اس کے بعد لوگ حرکت میں آتے ہیں، اسلحہ کدھر سے آتا ہے؟ ہم نے تو آپریشن کے بعد جب گئے تو ایک گولی بھی، جو پسٹل کی گولی ہو یا کوئی ایک گولی بھی ہم نے اپنے گھروں میں نہیں چھوڑی ہے، تو اتنا بھاری بھرکم اسلحہ، یہ وہاں جتنے بھی ادارے ہیں، ہمارا پولیس سسٹم ہے یا باقی سب پر بہت بڑا سوالیہ نشان ہے، لیویز خاصہ دار فورس کی تنخواہیں پانچ چھ مہینوں سے بند ہیں، کیوں بند ہیں؟ آخر یہ لوگ اگر حرکت میں آتے ہیں، جب بھی کوئی وہاں سے ایکشن ہوتا ہے تو اس کا ری ایکشن بھی ہوتا ہے، اس سے پہلے ان کے ساتھ بہت سارے ایکشن ہوئے ہوتے ہیں، اس لئے وہاں سے لوگ آخر مجبور ہو جاتے ہیں، ایک اور بہت اہم۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ایک منٹ جی، ایک منٹ۔

<u>حافظ عصام الدین:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> آپ کو اگر ہے تو آپ کوئسچن لے آئیں یا کوئی کال اٹنشن۔۔۔۔

<u>حافظ عصام الدین:</u> میرے بہت سارے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں آپ پوائنٹ آف آرڈر پر جو ضروری بات ہوتی ہے آپ کر لیں۔ باقی تین چار باتیں کر لی ہیں، جی، عنایت اللہ خان صاحب۔

حافظ عصام الدین: جناب سپیکر، آپ کا میں شکر گزار ہوں گا، آپ کا شکر گزار ہوں گا اگر مجھے ایک منٹ مزید دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ خان صاحب۔

حافظ عصام الدین: ایک منٹ مزید دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ خان صاحب۔

حافظ عصام الدین: ایک منٹ مزید، جناب سپیکر، ایک منٹ مزید، شکر گزار ہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا مشکور ہوں، کامران خان بنگش صاحب نے خیبر پختونخوا کے حوالے سے جو اچھی خبریں سنائی ہیں اور سچی بات یہ ہے کہ قران عظیم الشان کی اس آیت کے مصداق کہ وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ۔ اس مصداق کے مطابق ہم اس کے پابند ہیں کہ جو بھی اچھا کام ہو ہم اس کو Appreciate کریں، یہ جو خیبر کوریڈور کی Approval ہوئی ہے، اس پر اسمبلی کے اندر بھی بات ہوئی تھی، میں نے خود بھی کئی جگہوں پر یہ بات کی تھی کہ سی پیک کے ساتھ ساتھ KPEC ایک کا Concept تھا خیبر پختونخوا اکنامک کوریڈور اور جو سنٹرل ایشیاء کو لنک کرے اور افغانستان کو لنک کرے، یہ جو پراجیکٹ ہے، اس کی یہ جو Approval ہوئی ہے، سچی بات یہ ہے کہ حکومت کو اس پر مبارکباد پیش کرتے ہیں، مجھے اس پر بھی خوشی ہے کہ سوات موٹروے فتح پور تک 80 کلو میٹر کی Extension phase-2 کی بھی Approval ہوئی ہے اور سچی بات یہ ہے کہ یہ خوشی میرے لئے ضرور ہے لیکن ادھوری ہے اور میں اس پر اگر بات نہ کروں تو میں چترال، دیر اپر، دیر لوئر اور باجوڑ کے لوگوں کی ترجمانی نہیں کروں گا اور میں نے اپنی بجٹ سپیچ کے اندر بھی یہ بات کہی تھی، وزیر اعلیٰ محمود خان صاحب! ہمیں اس بات پر خوشی ہے کہ وہ ملاکنڈ ڈویژن سے تعلق رکھتے ہیں، ملاکنڈ ڈویژن بڑا ڈویژن ہے، Backward رہا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ وہ جس پارٹی سے بھی Belong کرتے ہوں لیکن وہ اگر وہاں پراجیکٹس کریں تو اس کا پورا Impact جو ہے وہ ملاکنڈ ڈویژن کے اوپر پڑے گا، میں نے ایک ملاقات کے اندر بھی ان کو ریکویسٹ کی تھی کہ اگر

آپ Beauty پر سوات موٹروے کا فیز ٹو بنا رہے ہیں تو اس میں کونسی مشکل ہے کہ آپ لڑم کا جو پہاڑ ہے اس کے اندر ٹنل بنا کر رباط تک اس موٹروے کو چلائیں، سچی بات یہ ہے کہ پلیز۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر کورم کی نشاندہی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: د کورم نشاندهی ئے اوکړله جی۔

جناب عنایت اللہ: سوات موٹروے سے دیر موٹروے کی بات ہوئی تو آپ نے اس پر کورم کی نشاندہی کی، اس پر تو آپ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پورا نہیں ہے، چوبیس بندے بیٹھے ہیں، ہمارے ایم پی ایز، دو منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی جائیں پلیز۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب، کاؤنٹ کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Deputy Speaker: 23 only. The sitting is adjourned till 03:00 pm afternoon, Friday, 24th July, 2020.

(اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 24 جولائی 2020ء سہ پہر تین بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)